المصباح الجدید

معروف بہ

عقائدِ علمائے دیوبند

مُصنّف

حافظِ ملت شاہ عبدالعزیز مرادآبادی قدس سرہٗ

تحقیق وتجدید

محمد ساجد احمد

◄ اس کتاب میں پڑھیں گے!

- علمائے دیوبند کی مرغوب غذا
- علمائے دیوبند کا معیارِ دین
- علمائے دیوبند کا قرآن پاک سے انحراف
- علمائے دیوبند کی صحابہ کی شان میں گستاخیاں
- علمائے دیوبند کی رسول دشمنی کی جیتی جاگتی تصویر
- متعدد قدیم وجدید نسخوں کا مع تحریفات وتبدیلات علمی محاسبہ

تحریک تحفظ عقائد

پیپچروا، ضلع بلرامپور، یوپی (انڈیا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقائد علمائے دیوبند

مصنف

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ

تحقیق

محمد ساجد احمد "ڈاکٹر مہر القادری شاہ"

ناشر

تحریک تحفظ عقائد، پچپڑوا، بلرام پور، یوپی

کتاب: عقائد علماے دیوبند

مصنف: جلالۃ العلم حضور حافظ ملت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ

تحقیق و تجدید: محمد ساجد احمد "مہر القادری شاہ"

کمپوزنگ: مولانا شہر عالم رضوی

پروف ریڈنگ: مفتی سجاق احمد رضوی، مقبول احمد قادری

تعداد اشاعت: ۱۱۰۰

قیمت:

مطبع: دار الکتاب، دہلی

سن اشاعت: ۱۴۳۹ھ — ۲۰۱۸ء

ناشر: تحریک تحفظ عقائد

----(ملنے کے پتے)----

- فاطمہ بکڈپو بڑھنی بازار سدھارتھ نگر۔ 9532348078-91+
- نظامی بکڈپو ڈمریا گنج سدھارتھ نگر۔ 9415673838-91+
- کتب خانہ امجدیہ دہلی
- مکتبہ امام اعظم دہلی
- مکتبہ جام نور دہلی & فاروقیہ بکڈپو دہلی
- نوری کتاب گھر مدنی مسافر خانہ مہسول چوک سیتامڑھی بہار
  +91-8578831491
- نوری بکڈپو جامعہ فیضان اشفاق ناگور راجستھان
- جامعہ مظہر نور ڈنسال، جموں، کشمیر 9149686083-91+

شرف انتساب

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

----*****----

سرکار مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ

----*****----

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ

----*****----

فخر ازہر حضور تاج الشریعہ علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں ازہری دام ظلہ العالی

----*****----

قائد اعظم رئیس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ والرضوان

----*****----

پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق نظامی علیہ الرحمہ

----*****----

نوٹ: حتی الامکان پروف ریڈنگ کرلی گئی ہے پھر بھی اگر کہیں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو احباب Email Id-Tahreektahaffuzeaqaid786@gmail.com پر مطلع فرمائیں۔

نقوش

----* * * * *----

دعائیہ کلمات

ماہر فقہ و افتا، علم بردار مسلک اعلیٰ حضرت

حضرت علامہ الشاہ مفتی **محمد ابصار عالم مصباحی** صاحب قبلہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولانا محمد ساجد احمد رضوی سلمہ الباری جماعت اہل سنت **"مسلک اعلیٰ حضرت"** کے ابھرتے ہوے ذمہ دار عالم دین ہیں، موصوف نے اہل سنت و جماعت کی دو عظیم ہستیوں **"جلالۃ العلم حضرت علامہ و مولانا عبد العزیز محدث مرادابادی** اور رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہما الرحمان کی تصنیف کردہ کتاب بنام **المصباح الجدید "عقائد علماے دیوبند"** اور شریعت و زلزلہ پر بد مذہبوں کی متعدّد کتابوں کے متعدّد نسخوں سے چھان بین کر کے تحقیق و تخریج حوالہ کا کام کیا ہے مجھ بندہ ناچیز سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقہ و طفیل اس کتاب کو نافع تر بناے ور موصوف کو مزید تصنیف و تالیف و تقریر کے ذریعہ خدمت دین متین کا جذبہ عطا فرماے، علم و عمل میں ترقی فرماے نیز اس کتاب کے صدقے میں دین و دنیا کی عزت و عظمت میں سیکڑوں چار چاند لگاے۔

آمین بجاہ حبیبہ النبی الکریم ﷺ

----- * * * * * -----

صدائے دل جہاں تک پہنچے

اس بات سے کسی کو مجال انکار کی چنداں گنجائش نہیں کہ ہم پر ہمارے اکابرین کا احسان ہے ان میں سے کسی کا بھی احسان ادا کرنے کے قابل نہیں، کتابیں لکھ کر ہمارے ایمان و ایقان کے تحفظ کا جو کارنامہ انجام دیا ہے اگر اسے آب زر سے بھی لکھا جاے تو ان کا حق ادا نہ ہو گا لیکن ہائے رے ستم ظریفی کہ جس ایمان و ایقان کے تحفظ و بقا کے لیے علامہ فضل حق خیرابادی جیسی نفوس قدسیہ نے جان تک قربان کردی، جس کے نظریات کے حفاظت کے لیے امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت نے دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھ کر امت کے تحفظ ایمان کے لیے سرمایۂ اہل سنت صفحۂ قرطاس کے حوالے کر دیے۔ بلا خوف و خطر عشق مصطفی کی عظمت کے گن گاتے ہوے رد بد مذہباں میں ساری توانائی صرف کرتے رہے، بد مذہبوں کی ایک ایک عبارت پر شرعی گرفت کر کے اجاگر کیا کہ یہ توہین رسالت پر مبنی ہے یہ توہین رسالت پر مبنی ہے لیکن جب گستاخیٔ مصطفیٰ ﷺ کے خوگر ہٹ دھرمی پر اتر آے تو ان کی عبارتیں نقل کرتے ہوے عقلا و نقلا معتبر و مستند رد و ابطال فرمایا۔ جب خارجین زمانہ کو معلوم ہو گیا کہ اب ہمارے بزرگوں کے عبارتوں کی تاویل کے لیے شریعت میں کوئی جگہ نہیں ہے تو انہیں بچانے کے لیے تحریفات و تبدیلات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ کہیں ترتیب بدل دی گئی، تو کہیں تحریف، تو کہیں تبدیل، تو کہیں عبارت ہی کو حذف کر گیے ایسے وقت میں ضرورت اس بات کی محسوس کی گئی کہ نہیں! ہماری قلمی خدمات بعد میں پہلے بزرگوں پر اٹھتی ہوئی انگلیوں کا منہ توڑ جواب دیا جانا چاہیے جس کے لیے ایک مکمل ٹیم کی سخت ضرورت تھی، اسی کو مد نظر رکھتے ہوے تحریک تحفظ عقائد کا وجود عمل میں آیا اور الحمد للہ اس تحریک کے بانی **حضرت مولانا مفتی محمد ساجد احمد "مہر القادری شاہ"** صاحب قبلہ نے مسلسل محنت کرتے ہوے علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی معرکۃ الآرا تصنیف لطیف **"زلزلہ"** اور **"شریعت"** کی علمی تحقیق اور جدید نسخوں کا موازنہ کرتے ہوے تحریفات و تبدیلات کا پردہ چاک کیا اور ساتھ ہی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی کتاب **"المصباح الجدید"** پر بڑی عرق ریزی سے حواشی کا اہتمام کر کے نجدی ایوان کے عمائدین کو یہ باور کرا دیا ہے کہ اب تم جتنی تحریفات چاہو کر لو

ہم تم کو بے نقاب کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ علامہ کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ النبی الکریم ﷺ

خاکپاے تاج الشریعہ

ڈاکٹر مہر النساء شاہ

مقیم حال لکھنؤ

----* * * * *----

مقدمہ

مجاہدِ اہلِ سنت جناب محترم ساجد مہر القادری حَفِظَہُ اللّٰہ نے جلالۃ العلم حضرت علامہ مولانا عبد العزیز مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (سابق سرپرستِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ہندوستان) کی دیوبندیت شکن کتاب **"المصباح الجدید"** کے شروع میں چند سطور لکھنے کو کہا، راقم خود کو اس کا اہل نہیں پاتا کہ اتنی عظیم الشان ہستی کی کتاب پر میں کچھ لکھ سکے، بہرحال ان کے اصرار پر یہ سطور لکھ رہا ہوں۔

وہ قارئین جو سُنّی دیوبندی اختلاف کی حقیقت سے ابھی تک آگاہ نہیں ہیں اُن کی معلومات کے لیے علمائے دیوبند کی وہ گستاخانہ عبارات جن کی وجہ سے علمائے حرمین شریفین و علمائے ہندوستان نے ان کو کافر قرار دیا تھا، پیش کی جارہی ہیں تاکہ کتاب **"المصباح الجدید"** کا پس منظر سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔

☆ دیوبندی مذہب کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کو عوام کا خیال قرار دیتے ہوئے لکھا:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں **وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے"۔ (۱)

☆ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی دوسری عبارت ملاحظہ کریں جس میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں کسی نبی کے وجود کو ختم نبوت کے منافی نہ قرار دیتے ہوئے لکھا:

"اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔ (۲)

---

(۱)- تحذیر الناس صفحہ ۴، ۵ مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی، ایضاً صفحہ ۴۱ ادارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ، کھوکھر کی، گوجرانوالہ

(۲)- تحذیر الناس صفحہ ۱۸، مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی، ایضاً صفحہ ۶۵، ادارہ العزیز، نزد جامع مسجد ....

☆ **مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے یہاں تک لکھ دیا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو آپ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا، عبارت ملاحظہ کیجیے:**

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔ (۱)

نانوتوی صاحب کی یہ تینوں عبارات اپنی جگہ مستقل کفر ہیں۔

☆ **مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی اور مولوی رشید احمد گنگوہی نے "براہین قاطعہ" میں لکھا کہ شیطان و ملکُ الموت کے لیے علم کا وسیع و زائد ہونا تو نص یعنی آیتِ قرآنی اور حدیثِ نبوی سے ثابت ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے علم کا وسیع و زائد ہونا کسی نص یعنی کسی آیت، کسی حدیث سے ثابت نہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے علم کا وسیع ہونا نصوصِ قطعیہ کے خلاف اور شرک ہے، عبارت ملاحظہ کیجیے:**

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیطِ زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔ (۲)

☆ **مولوی عبدالرؤف جگن پوری دیوبندی نے بھی "براہینِ قاطعہ" کی عبارت کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے:**

"ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ اور محفلِ میلاد میں جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے"۔ (۳)

---

(۱)- تحذیر الناس صفحہ ۳۴ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی۔ ایضاً صفحہ ۸۵ مطبوعہ ادارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ، کھوکھرکی، گوجرانوالہ

(۲)- براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

(۳)- براۃ الابرار صفحہ ۵۷، مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور۔ ایضاً صفحہ ۵۷، مطبوعہ تحفظِ نظریاتِ دیوبند، اکادمی پاکستان۔

....

یعنی دیوبندی مذہب کے مطابق حضرت مَلَک الموت اور شیطان مردود نصِ قطعی سے اللہ کے شریک ہیں۔(نعوذ باللہ من ذالک)

☆مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے پہلے مولوی اسماعیل دہلوی کی اتباع کرتے ہوئے مسئلہ امکانِ کذب اپنایا، پھر اس کے بعد مزید پیش قدمی کرتے ہوئے اپنے ایک فتویٰ میں لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''جو اللہ تعالیٰ کو کاذِب بالفعل کہے اسے گمراہ و فاسق نہ کہا جائے کیوں کہ پہلے ائمہ کا بھی یہی مذہب تھا اس شخص سے فقط تاویل میں غلطی ہوئی ہے''۔

یعنی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے لیے وقوعِ کذب کا عقیدہ گڑھا اور جھوٹ بولتے ہوئے پچھلے ائمہ پر تھوپ دیا۔ مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کی زندگی میں اس فتوے کا رد ہوا لیکن جناب نے اپنے اس فتوے سے انکار نہیں کیا۔ گنگوہی صاحب کے اس قلمی فتوے کا عکس قدیم علمائے اہلِ سنت کے پاس موجود تھا۔ مولانا غلام مہر علی گولڑوی نے ۱۹۵۶ء میں اپنی کتاب ''دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ'' اپنے ''کتب خانہ مہریہ، مسجد نُور، منڈی چشتیاں شریف، پاکستان'' سے شائع کی۔ اس کتاب میں گنگوہی صاحب کے اس قلمی فتوی وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کا عکس صفحہ ۳۲۶ کے ساتھ شائع کیا، اس طباعت میں یہ فتویٰ پڑھا جا سکتا ہے۔(راقم کے پاس ''دیوبندی مذہب'' کا یہ قدیم نسخہ موجود ہے)اس کے بعد لاہور سے پہلے ''مکتبہ حامدیہ'' اور پھر '' ضیاء القرآن'' نے کتاب **''دیوبندی مذہب''** کو شائع کیا، لاہور کے مطبوعہ نسخہ کا عکس کچھ عرصہ قبل کراچی سے طبع ہوا ہے۔ لیکن ان سب طباعتوں میں '' فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ'' کا عکس پڑھے جانے کے قابل نہیں ہے۔ حضرت شارح بخاری علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بھی یہ فتویٰ موجود تھا۔ آپ اپنی کتاب **''چراغِ ہدایت بجواب چراغِ سُنّت''** میں مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی کا رد کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''اور اب رہا یہ کہ کیا مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہیں یہ لکھا ہے کہ ''خدا نے جھوٹ بول دیا اور وقوعِ کذب کے معنیٰ درست ہو گئے'' تو اس کے متعلق عرض ہے کہ جلدی نہ کیجیے اپنے

موقع پر یہ بات بھی آجائے گی۔ اگر ہم اس کے دستخطی فتویٰ کا فوٹو نہ دکھا سکیں گے تو ہم جھوٹے اور اگر دکھادیں تو کم از کم اہلِ قصور مصنف "چراغِ سُنّت" کو تو جھوٹا مانیں اور ہماری صداقت کا اعتراف کروائیں"۔ (۱)

فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے مدلل رد کے لیے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت مجددِ دین وملت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قصیدۂ مبارکہ **"الاستمداد علی اجیال الارتداد"** کی حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مصطفی رضا خان نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریر فرمودہ شرح بنام **"کشفِ ضلالِ دیوبند"** صفحہ ۲۵ اور صفحہ ۹۱ تا ۹۴ (مطبوعہ مطبع اہلِ سنت وجماعت، بریلی۔ ایضاً صفحہ ۵۹، ۶۰ اور ۱۷۳ تا ۱۷۷ نوری کتب خانہ، بازار داتا صاحب، لاہور۔ ایضاً صفحہ ۴۶، ۴۵ اور ۶۵ تا ۶۹ مطبوعہ مدرسہ قادریہ، ۵۷/۵۱ ڈونٹا اسٹریٹ، دوسرا منزلہ، مقابل رضا اکیڈمی، بمبئی) اور حضرت شارح بخاری نائبِ مفتی اعظم ہند مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب **"سُنّی دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ"** صفحہ ۱۳۱ تا ۱۵۱ مطبوعہ "دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی، مئو۔ ہندوستان" ملاحظہ کریں۔ (کچھ عرصہ قبل پاکستان میں فرید بک سٹال، ۳۸۔ اردو بازار، لاہور نے یہ کتاب **"تحقیقات"** کے ساتھ شائع کردی ہے۔ فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے متعلق بحث کے مطالعہ کے لیے اس کے صفحات ۳۴۸ تا ۳۶۷ ملاحظہ کریں۔

☆ **مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں حضور ﷺ کی شدید گستاخی کرتے ہوئے آپ کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا:**

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی

(۱)- چراغِ ہدایت صفحہ ۴۹ مطبوعہ مکتبہ رضوان، گنج بخش روڈ، لاہور۔ طبع اوّل ۱۹۸۹ء

حاصل ہے"۔[۱]

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت مجددِ دین وملت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اکابرِ دیوبند کی کتب **"تحذیر الناس"**، **"براہینِ قاطعہ"**، **"حفظ الایمان"** اور فتویٰ وقوعِ کذب علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کیا۔ علمائے حرمین شریفین نے ان گستاخانہ عبارات کو ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے فتاویٰ میں دیوبندی اکابرین کو کافر قرار دے دیا۔ یہ فتاویٰ ملاحظہ کرنے کے لیے **"حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحر الْکُفْر وَالْمَیْن"** کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں امام المناظرین فاتح مذاہبِ باطلہ شیر بیشۂ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حشمت علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متحدہ ہندوستان کے علما کی بارگاہ میں تکفیرِ دیابنہ کے متعلق استفتا پیش کر کے **"حَسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحر الْکُفْر وَالْمَیْن"** کے لیے تصدیقات حاصل کیں اور مبارک کتاب **"اَلصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَۃ عَلٰی مَکْرِ شَیَاطِیْنِ الدِّیْوبَنْدِیَۃ"** میں شائع کیں۔

علمائے دیوبند کی غیر مقلدین کے ساتھ فکری ہم آہنگی:

غیر مقلد وہابی اور مقلد وہابی (یعنی دیوبندی) فرقوں کی ہندوستان میں پیدائش مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے بطن سے ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ فرقۂ اسماعیلیہ کی ان دونوں شاخوں میں بہت زیادہ فکری ہم آہنگی پائی جاتی ہے، اس کی مختصر وضاحت ملاحظہ کریں۔

☆ غیر مقلدین کے متعلق پوچھے گیے سوال کے جواب میں مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

"عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔"[۲]

☆ مولوی سمیع الحق دیوبندی مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، پاکستان سے اٹلی کی ایک صحافیہ نے

---

(۱)- حفظ الایمان صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ ایضاً صفحہ ۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی۔ ایضاً صفحہ ۱۳ ۱۳ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، ملتان

(۲)- فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۶۲، محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، اردو بازار، کراچی، ایضاً صفحہ ۹۲، مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی ایضاً، صفحہ ۷ے مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، ایضاً، صفحہ ۱۸۵ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی، ایضاً صفحہ ۱۰، حصہ دوم، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی، ایضاً صفحہ ۲۰۸ مشمولہ تالیفات رشیدیہ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی، لاہور

انٹرویو کرتے ہوئے پوچھا:

"**س:** دیوبندیوں اور وہابیوں میں کیا فرق ہے؟

ج: دیوبندی اور وہابی قریب قریب ہیں یہ جو خرافات ہیں لوگوں نے دین میں شامل کر دی ہیں بت پرستی اور قبر پرستی شرک اور بدعات کے یہ لوگ خلاف ہیں"۔ (۱)

مولوی سمیع الحق دیوبندی صاحب نے دیابنہ کو وہابیہ کے قریب قرار دیا ہے اور نام لیے بغیر اہلِ سنت کو بت پرست قبر پرست مشرک اور بدعتی قرار دیا ہے۔

غیر مقلدین کی علمائے دیوبند کے ساتھ فکری ہم آہنگی:

علمائے دیوبند کی طرف سے غیر مقلدین کے ساتھ اتحاد قارئین نے ملاحظہ کر لیا۔ اب غیر مقلدین کی جانب سے دیوبندیوں کے ساتھ اتحاد و یک جہتی ملاحظہ کریں۔

☆ **غیر مقلدین کے مزعومہ شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب غیر مقلد وہابی اور گلابی وہابی (یعنی دیوبندی) کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:**

"ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہی تھا۔"(۲)

☆ **امرتسری صاحب مزید لکھتے ہیں:**

"سوائے مسئلہ تقلید کے تردید رسومِ شرکیہ میں دونوں شاخیں ایک دوسرے کے موافق اور مؤید ہیں"۔ (۳)

☆ اسی فکری ہم آہنگی کی وجہ سے اہلِ سنت وجماعت اور دیوبندی فرقہ کے درمیان مسجد وزیر خان لاہور میں ہونے والے مشہور "فیصلہ کن مناظرہ" میں مولوی ثناء اللہ امرتسری دیوبندی فرقہ کے ساتھ رہے، ملاحظہ ہو۔ (۴)

---

(۱)۔ صلیبی دہشت گردی اور عالمِ اسلام، طالبان افغانستان کے تناظر میں صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ مُوتمرُ المُصَنِّفِین، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پاکستان۔ طبع دوم محرم الحرام ۱۴۲۶ھ/فروری ۲۰۰۵ء

(۲)۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۴۱۵، باب اول، عقائد و مہماتِ دین مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، ۷۔ ایبک روڈ لاہور

(۳)۔ ایضا، صفحہ ۴۱۵، باب اول، عقائد و مہماتِ دین مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، ۷۔ ایبک روڈ لاہور

(۴)۔ سیرت ثنائی، صفحہ ۴۱۱، ۴۱۲ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ایضاً، صفحہ ۴۱۱، ۴۱۲ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

☆ لاہور کے اس مشہور " فیصلہ کن مناظرہ" میں غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کے دیوبندیوں کی طرف سے مناظرہ کے لیے آنے کا منظر بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا ابو الحسنات قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سابق خطیب مسجد وزیر خان، لاہور) لکھتے ہیں:

" دیوبندی اور وہابی در حقیقت ایک ہی ہیں بظاہر جنگ زرگری رکھتے ہیں اندرونی صورت میں ایک اور ملے جلے ہیں چنانچہ لاہور میں فیصلہ کن مناظرہ پر جب مولوی منظور سنبھلی کمزور پڑتے دیکھے اور شرائط طے نہ کر سکے تو مولوی احمد علی شیرانوالی کی جماعت نے فوراً ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کو بُلا لیا جس سے اہلِ لاہور پر اظہر من الشمس ہو گیا کہ دیوبندی اور غیر مقلد در حقیقت ایک ہیں اُسی وقت چاروں طرف سے لعن طعن شروع ہو گئی تھی"۔ (۱)

اس اقتباس میں حضرت مولانا ابوالحسنات قادری نے دیوبندیوں اور غیر مقلد وہابیوں کو ایک قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنی ایک اور کتاب میں بھی دیوبندیوں اور غیر مقلد وہابیوں کو "ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

" جب فیصلہ کن مناظرہ مسجد وزیر خان میں ہوا۔ اور تمام مسلمانانِ لاہور پر واضح ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ اور دیوبندیہ اور ثناء اللہ امرتسری، یہ سب ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں اور اثنائے مناظرہ میں مولوی ثناء اللہ کو جب مولوی احمد علی کی جماعت نے اسٹیج پر براجمان کرایا تو لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ " جمعیت الاحناف " حقیقتاً " جمعیۃ الثنائیہ " ہے"۔ (۲)

☆ مولوی اسماعیل سلفی غیر مقلد صاحب کے فرزند مولوی حکیم محمود احمد صاحب بھی علماے دیوبند کو اپنا ہم عقیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہم اور دیوبندی ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں"۔ (۳)

☆ اس اقتباس کے بعد حکیم صاحب غیر مقلدین اور دیابنہ کے بہتر مستقبل کو ان دونوں مسالک کے اتحاد پر موقوف قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

(۱)- ایمان و کفر انسان صفحہ ۲۶ مطبوعہ بزم تنظیم شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور

(۲)- اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم صفحہ ۵، ۴ مطبوعہ بزم تنظیم شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور

(۳)- علمائے دیوبند کا ماضی، تاریخ کے آئینے میں صفحہ ۱۱ مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور

”عقائد میں بھی کوئی ایسا بُعد نہیں رہا بلکہ ہمارا اور اس مسلک کا مستقبل بھی دونوں کے اتحاد پر موقوف ہے۔“(۱)

☆ ایک اور مقام پر دیوبندیوں سے اتحادو یگانگت بیان کرتے ہوئے حکیم صاحب لکھتے ہیں :

”دیوبندی کے اہلِ حدیث سے تعلقات بہت اچھے ہیں اہلِ توحید ہونے کے ناطے سے ہم دیوبندی حضرات سے خوش دِلانہ رابطہ رکھتے ہیں اور اکثر مسائل میں ہمارا موقف ایک ہوتا ہے جو باہم افہام وتفہیم سے طے کر لیا جاتا ہے“۔(۲)

☆ غیر مقلدین کے مزعومہ امام العصر مولوی احسان الٰہی ظہیر آنجہانی نے بھی اپنی بدنامِ زمانہ کتاب ” البریلویت “میں اکابرِ دیوبند کی وکالت کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے :

”حرمین شریفین کے علما سے ان کے خلاف فتوے بھی لئے استفتا میں ایسے عقائد ان کی طرف منسوب کیے جن سے بری الذمہ تھے۔ امام محمد قاسم نانوتوی، علامہ رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور برملا ان کے کفر وارتداد کے فتووں کا اظہار کرتے تھے۔“(۳)

☆ مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی وکالت کرتے ہوئے لکھا:

”سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی ان کی تکفیر کا نشانہ بنے۔“(۴)

قارئین !آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے آپ نے ملاحظہ کیا کہ اعلیٰ حضرت پر اس وجہ سے تنقید کی کہ انہوں نے اکابرِ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی ، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرفعلی تھانوی کی عبارات کو گستاخانہ قرار دے کر ان

---

(۱)- ایضا، صفحہ ۱۱ مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور

(۲)- ایضا، صفحہ ۱۴ مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور

(۳)- بریلویت، صفحہ ۱۹۵، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور

(۴)- ایضا، صفحہ ۲۱۴، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور

کی تکفیر پر علمائے حرمین سے تصدیقات لیں۔

قارئین! فرقۂ وہابیت کی دونوں شاخوں غیر مقلدین و دیابنہ کی آپسی محبت اور اتحاد و یگانگت کو آپ نے ملاحظہ کیا، آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ دیابنہ اور غیر مقلدین کی پوری صدی کی فکری محبت اب دَم توڑ رہی ہے، کیونکہ فتنۂ وہابیت کی ایک شاخ غیر مقلدین نے دیابنہ کی عبارات کو گستاخانہ قرار دے کر اہلِ سنت و جماعت، بریلوی کی تائید و توثیق کر دی ہے، اس کی تفصیل راقم کی کتاب ''اہلِ سنت کی حقانیت'' میں ملاحظہ فرمائیں جو پاکستان میں **''ادارہ تحفظِ عقائد اہلِ سنت وجماعت''** اور ہندوستان میں ''جماعت رضائے مصطفیٰ، اورنگ آباد، مہاراشٹر'' کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ حضرت حافظ ملت نے جب **''المصباح الجدید''** میں دیوبندی مذہب کی حقیقت کو طشت از بام کیا، تو مولوی حنیف رہبر اعظمی مبارک پوری، فاضلِ دیوبند نے اس کے جواب میں **''مَقَامِعُ الحدید علی الْکَذَّابِ الْعَنِیْد''** نامی کتاب لکھی۔ حضرت حافظِ ملت نے اس کا دندان شکن جواب **''العذاب الشدید لصاحب المقامع الحدید''** کے نام سے لکھا، جس میں دیوبندی تاویلات کے مُسکِت جوابات تحریر فرمائے۔ ''العذاب الشدید لصاحب المقامع الحدید'' اور **''المصباح الجدید''** ہندو پاک کے متعدّد اِداروں سے بارہا شائع ہو چکی ہے، لیکن اب کی بار **''المصباح الجدید''** کا جو ایڈیشن شائع ہو رہا ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ مجاہدِ اہلِ سنت جناب محترم **''محمد ساجد احمد مہر القادری شاہ''** حفظہ اللہ اور ان کی معاون ہماری دینی بہن، محترمہ ڈاکٹر مہر النسا شاہ صاحبہ نے اس کی تخریج و تحقیق کر دی ہے، اور بعض مقامات پر مفید حواشی بھی لکھے ہیں، یوں کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے حضرت علامہ ارشد القادری کی کتاب **''شریعت''** اور **''زلزلہ''** پر بھی کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کی کاوِشوں کو قبول فرمائے اور ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ النبیّ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم.

میثم عباس قادری رضوی، لاہور، پاکستان

۷/ رمضان المبارک، ۱۴۳۹ھ/ ۲۳ مئی ۲۰۱۸ء

-----****-----

پہلے اسے پڑھیے!

اس مختصر رسالے کو اول سے آخر تک ٹھنڈے دل سے بغور پڑھیں۔ تعصب، طرفداری اور شخصیت پرستی کو علاحدہ رکھیں۔ ایمان داری اور حق پرستی کو کام میں لائیں اور اپنے ایمان وانصاف سے فیصلہ کریں۔

ان شاءاللہ تعالیٰ قوی امید ہے کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہو جاے گا۔

مسلمانوں کے دلوں میں اگر اس مدنی تاجدار، حبیب کردگار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت ہے تو ضرور ان کا ضمیر ہی بتادے گا کہ علماے دیوبند اپنے ان اقوال کی بنیاد پر اسلامی نقطہ نظر سے کون ہیں اور کس حکم میں داخل ہیں۔

واللہ الهادی الیٰ سبیل الرشاد و هو الموفق للسداد.

نوٹ: رسالہٰذا میں تمام سوالوں کا جواب دیوبندی مذہب کی نمائندہ کتابوں کے مطابق دیا گیا ہے، ہر جواب کا حوالہ علماے دیوبند کی کتابوں سے درج کیا گیا ہے، اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔ہاں کہیں کہیں فائدہ اور تنبیہ کے طور پر انہیں کے قول کی وضاحت کردی گئی ہے۔ حوالہ میں علماے دیوبند کی ہی کتابوں سے عبارتیں نقل کی گئی ہیں، وہ بالکل اصل کے مطابق ہیں ایک عبارت بھی غلط ثابت کردینے پر ۵ ر لاکھ روپیہ نقد انعام۔

از: محمد ساجد احمد "مہر القادری شاہ"

----- ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ -----

استفتا

مکرم ومعظم جناب مولوی صاحب زادکرمہ .... السلام علیم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ اب تک علماے دیوبند کے متعلق سنا کرتے تھے کہ وہ بہت بڑے پابند شریعت ومتبع سنت، متقی وپرہیزگار ہیں۔ شرک وبدعت سے خود بھی بہت سخت اجتناب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک وبدعت سے بچانے کے لیے تبلیغ وہدایت کرتے ہیں۔ ان کے ظاہری طرز عمل سے بھی ان کا تقدس معلوم ہوتا ہے۔ اپنے وعظوں اور تقریروں میں نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ علماے دیوبند بڑے خوش عقیدہ نہایت متبع سنت، عامل شریعت اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے شیدائی اور فدائی اور حضور سے محبت رکھنے والے ہیں۔

مگر زید کہتا ہے کہ علماے دیوبند کہ یہ سب باتیں نمائشی ہیں۔ ان کا ظاہری طرز عمل جیسا بھی ہو لیکن ان کے عقائد ضرور خلاف حق اور خلاف شرع ہیں اور محمد ابن عبد الوہاب نجدی سے ملتے جلتے ہیں (۱)۔ وہ لوگ حضور ﷺ کی تعریف محض اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی طرف طرف متوجہ رکھیں۔ مسلمانوں میں اپنا اعزاز واقتدار قائم کرسکیں ورنہ حقیقت میں ان کو نبی کریم ﷺ سے محبت ہرگز نہیں۔ (۲) علماے دیوبند نے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں سخت

---

(۱)- ”محمد بن عبد الوہاب (نجدی) کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ: م: رشید احمد گنگوہی، ص: ۲۸۰، ایم ایس پبلیشر دیوبند

ایضا: ص: ۲۳۵، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

ایضا: ص: ۲۹۲، دار الشاعت کراچی پاکستان

ایضا: ص: ۲۸۰، مکتبہ تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء

ایضا: ص: ۳۷۵، م: دار الکتاب دیوبند

(۲)- دار العلوم دیوبند کے بڑے جلسہ دستار بندی میں بعض حضرات اکابر نے ارشاد فرمایا کہ **اپنی جماعت کی مصلحت کے لیے حضور ﷺ کے فضائل بیان کیے جائیں** تاکہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شبہ ہے وہ دور ہو یہ موقع بھی اچھا ہے کیونکہ اس وقت مختلف طبقات کے لوگ موجود ہیں۔ حضرت والا نے بادب عرض کیا کہ اس کے لیے روایات کی ضرورت ہے اور وہ روایات مجھ کو مستحضر نہیں۔

....

گستاخیاں کی ہیں۔اپنی کتابوں میں حضور ﷺ کے لیے بہت نامناسب الفاظ استعمال کیے ہیں۔چنانچہ حضور ﷺ کے علم کو جانوروں پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی ہے [۱]۔

حضور کے علم کو شیطان مردود کے علم سے کم بتایا ہے [۲]۔

امتی کے نبی سے عمل میں بڑھ جانے کے قائل ہیں۔[۳]

(اشرف السوانح،م:خواجہ عزیز الحسن مجذوب۔باب دہم:۱۰،"مواعظ حسنہ"،ص۱/۷۶،م:ادارہ تالیفات رشیدیہ تھانہ بھون مظفر نگر یو۔پی۔4th edition،۱۴۳۰ھ رمضان المبارک۔

ایضا۔باب دہم:۱۰،"مواعظ حسنہ"،ص۱/۱۲۴،م:ادارہ تالیفات رشیدیہ ملتان پاکستان۔۱۴۲۷ھ ربیع الاول)

ایضا۔باب دہم:۱۰،"مواعظ حسنہ"،ص۱/۱۲۱م:ادارہ فیصل دھلی ۲۰۱۵ء

(۱)"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم لگایا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"

(حفظ الایمان،م:اشرفعلی تھانوی،ص:۸،م:کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی سن طباعت غیر مذکور)

ایضا،ص:۸،م:انتظامی طبع کانپور،باہتمام:عبدالاحد،سن طباعت:اپریل ۱۹۱۳ء

ایضا،ص:۱۵،م:دارالکتاب دیوبند،سن طباعت غیر مذکور

یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر
بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض
غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات
و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے

(۲)-"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے،شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

البراہین القاطعہ،م:خلیل احمد انبیٹھوی،ص:۵۱،م:کتب خانہ اعزازیہ دیوبند،باہتمام مولوی سید احمد،سن طباعت غیر مذکور

ایضا،ص:۵۱،م:مولوی محمد یحیٰ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور،سن طباعت غیر مذکور

ایضا،ص:۱۲۲،م:کتب خانہ امدادیہ دیوبند،،سن طباعت غیر مذکورر

ایضا،ص:۵۵،م:دارالاشاعت لاہور،سن طباعت غیر مذکورر

(۳)-"انبیا امتی سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"

(تحذیر الناس۔م:قاسم نانوتوی،ص:۵،م:کتب خانہ اعزازیہ دیوبند،سن طباعت غیر مذکور۔

ایضا۔م:قاسم نانوتوی،ص:۵،م:صدیقی بریلی،باہتمام:مولوی محمد منیر،سن طباعت غیر مذکور۔

....

اس قسم کے ان کے بہت سے اقوال انہیں کی کتابوں میں موجود ہیں جن کا کفر ہونا آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اگر ان کو واقعی نبی کریم ﷺ سے محبت ہوتی تو ایسی گندی عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھتے اور غلطی سے اگر ایسا ہوا بھی تھا تو توبہ کر لیتے مگر نہ توبہ کی نہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے دور کیں بلکہ مدتوں سے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرز عمل اپنے وعظوں میں حضور اکرم ﷺ کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر مبنی ہے۔ اگر حقیقی محبت ہوتی تو ایسی کتابوں کو بجائے چھپوانے کے اور اشاعت کرنے کے جلا دیتے اور توبہ کر لیتے۔

زید کے اس بیان سے ہمیں سخت حیرت اور نہایت تعجب ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ظاہری تقدس کو دیکھتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھ سکتے مگر زید باوجود معتبر اور دیانتدار ہونے کے کہتا کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں اگر وہ علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہ ہوں تو میں سخت مجرم ہوں اور انتہائی سزا کا مستحق ہوں بلکہ ان باتوں کو غلط ثابت کر دینے پر پانچ سو روپیہ انعام دینے کا حتمی وعدہ کرتا ہوں لہٰذا اس کو بھی جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

زید نے جو جو باتیں علمائے دیوبند کے متعلق بیان کی ہیں، اگر واقعی ان کی کتابوں میں ہیں تو ہم لوگ ضرور ان سے قطع تعلق رکھیں گے، دوسرے مسلمانوں بھی اسی بات پر آمادہ کریں گے اور اگر زید کا یہ بیان غلط ہے اور زید کی باتیں علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہیں ہیں تو زید کو برادری اور پنچایت کی رو سے سخت سزا دیں گے اور اس کے وعدے کے مطابق پانچ سو روپیہ بھی اس سے وصول کریں گے۔

لہٰذا اس کی تحقیق کے لیے زید کے بیان سے تیس سوال قائم کر کے حاضر خدمت کرتے ہیں ۔امید ہے کہ ہر سوال کا جواب نمبر وار علمائے دیوبند ہی کی کتابوں کے حوالہ سے عام فہم تحریر فرمایا

انبیا اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اوسمیں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں!

جائے گا تاکہ مسلمان بآسانی سمجھ کر صحیح نتیجے پر پہنچ سکیں۔

سائلین: ملا عبد المجید پیش امام جامع مسجد، حکیم عبد المجید، حافظ عبد المجید، صدیق نمبردار، نذیر احمد چودھری ساکنان قصبہ بھوج پور، ضلع مراداباد۔

فتویٰ

حامدا ﷲ رب العلمین و مصلیا علی حبیبہ سید المرسلین

مکرمان بندہ .... وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات کا مراسلہ خط جو زید کے بیان اور تیس سوالات پر مشتمل ہے، وصول ہوا۔ حسب فرمائش ہر سوال کا جواب علمائے دیوبند ہی کے معتبر اقوال سے دیتا ہوں اور ہر ایک کا حوالہ نمبروار انہیں کی کتابوں سے درج کرتا ہوں۔

لیکن اجمالاً اتنا بتادوں کہ زید کا بیان بالکل صحیح ہے۔ واقعی علمائے دیوبند کی کتابوں میں ایسے بہت سے اقوال ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کی توہین ثابت ہے۔ ان میں سے بعض عبارتیں جوابات کے حوالوں میں بھی آئیں گی جو اس ثبوت کے لیے کافی ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت و عظمت کو پہچانیں اور سچے دل سے ان کی تعظیم و توقیر کریں۔

وما توفیقی الا باللہ و ھو حسبی و نعم الوکیل

----✲✲✲✲✲----

سوالات وجوابات مع حوالہ نمبروار

دعویٰ خدائی

سوال:۱- کیا علمائے دیوبند کے نزدیک خدا کے سوا کوئی اور بھی مربی خلائق ہے؟ اگر ان کے عقیدے میں سوائے خدا کے کوئی دوسرا بھی مربی خلائق ہے تو وہ کون ہے؟

جواب: ہاں علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مربی خلائق ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:

"خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے۔۔ مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی"

حوالہ: مرثیہ رشید احمد صاحب مصنفہ مولوی محمود حسن، ص:۱۲۔[1]

تنبیہ: اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو مربی خلائق لکھا ہے جو رب العلمین کے ہم معنیٰ ہے۔ شائد ضرورت شعری کی وجہ رب العلمین نہیں لائے۔ یہ ہے پیشوائے دیوبند کی عقیدت مندی۔ کتنے کھلے لفظوں میں اپنے پیر کو ساری مخلوق کا پالنے والا کہہ رہے ہیں۔ واقعی پیر پرستی اسی کا نام ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج

سوال:۲- وہ مسیحا کون ہے جس نے مردے بھی جلادیے اور زندوں کو بھی مرنے سے بچا لیا۔ کیا علمائے دیوبند میں کوئی ایسا مسیحا ہوا ہے؟

جواب: ہاں وہ مسیحا اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں چناں چہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی ان کی شان میں فرماتے ہیں اور پکار کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پیر کی مسیحائی دکھاتے ہیں۔

---

(۱)- مرثیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ ص:۹، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

"مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا۔۔۔اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم"

حوالہ: مرثیہ، ص:۳۴۔[۱]

تنبیہ: واقعی دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئی کیوں کہ جو کام حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ کر سکے وہ مولوی رشید احمد صاحب نے کر دکھایا۔ مردے جلانے میں تو برابر ہی تھے مگر زندوں کی موت سے بچا لیا۔ اس میں ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گیے، جب ہی تو عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی مسیحائی دکھائی جاتی ہے ۔اگر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھی ہوئی نہ جانتے تو یہ نہ کہتے ۔ع:

"اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم"

مسلمانو! انصاف کرو!!

کیا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں ہے ؟ ہے اور ضرور ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

سوال:۳۰-کیا کسی انسان کے کالے کالے بندے بھی یوسف ثانی ہیں ؟۔ علماے دیوبند کے معتبر اقوال سے جواب دیجئے!

جواب: مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں۔ چناں چہ ان کے خلیفہ مولوی محمود صاحب دیوبندی فرماتے ہیں:

"قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں۔۔عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی"

حوالہ: مرثیہ، ص:۱۱۔[۲]

---

(۱)- مرثیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ ص:۲۳، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

(۲)- ایضا۔ ص:۹، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

علماے دیوبند سے سوال: ملا رشید احمد گنگوہی نے مردوں کو زندہ کر دیا تو ان کی قبریں کیوں بچی رہ گئیں ؟۔ اور زندوں کو مرنے سے بچا لیا تو ان کے زمانے میں لوگ اور وہ خود مر گئے۔

جواب حیات اپنے اہل زمانہ کو پلایا تھا اس کی برکت کہاں گئی؟ اور جو خود ہی مردوں پر چھڑک کر زندہ کیا تھا اس کا اثر کہاں گیا؟۔

تنبیہ: کیا خوب کہا۔ خدائے تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین وجمیل بندہ یوسف علیہ السلام ہیں مگر مولوی رشید احمد صاب کے کالے کالے ہی بندے یوسف ثانی بنادیے! گورے گورے بندوں کا کیا ٹھکانا؟

واقعی مقبولیت اسی کا نام ہے۔

مسلمانوں! غور کروگے تو معلوم ہوجائے گا کہ اس ایک ہی شعر میں خدا اور اس کے رسول دونوں پر ہاتھ صاف کردیا۔

ثانیٔ خدا

سوال:۴- علمائے دیوبند کے نزدیک بانیٔ اسلام کا ثانی کون ہے؟

جواب: علمائے دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے ہیں، جیسا محمود حسن صاحب نے لکھا ہے:

"زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شائد ☆ اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی"(۱)

حوالہ: مرثیہ، ص:۱۱۔(۲)

---

(۱)- لیجئے اب ذرا اس بانیٔ اسلام کا آب ذر سے لکھے جانے والا حسین کارنامہ دیکھ لیں! لیجیے پڑھئے اور انسانی چادر عصمت کا جنازہ خون برساتی آنکھوں سے دیکھیں!

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی تذکرۃ الرشید میں لکھتے ہیں: "ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارن پور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان میں ٹھہرے ہوے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی، میاں صاحب بولے کی فلانی کیوں نہیں آئی؟ رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں" میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا چناں چہ رنڈیاں اسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آئی تھی؟" اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے بی تم شرماتی کیوں ہو، **کرنے والا کون اور کرانے والا کون؟ وہ تو وہی ہے**"۔

تبصرہ: ذرا سا ٹھہر کر سوچو! کہ یہ کرنے والا کون ہے؟ اور قرینے سے اس کا جواب بھی لے لو!

اور آگے اس رنڈی کا جواب پڑھو!

"رنڈی یہ سن کر آگ ہوگئی اور خفا ہوکر کہا "لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاہ گنہگار ہوں مگر **ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی**"۔

تذکرۃ الرشید: م، محمد عاشق الٰہی میرٹھی، ۲/۳۰۶، مکتبہ: اشاعت العلوم سہارنپور ۲۰۱۴ء

(۲)- مرثیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ ص:۵، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

خانہ کعبہ کی توہین

سوال:۵- کیا عارف لوگ خانہ کعبہ پہنچ کر کسی دوسری جگہ کو تلاش کرتے ہیں؟ وہ کون سی ایسی جگہ ہے؟ کیا علماے دیوبند نے کوئی ایسی جگہ بتائی ہے۔

جواب: ہاں! عارف لوگ کعبۂ معظمہ جاکر گنگوہ کا راستہ تلاش کیا کرتے ہیں جیسا کہ موصوف مذکور فرماتے ہیں:

"پھرتے تھے کعبے میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ[1]۔ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی"

حوالہ: مرثیہ، ص:۱۳۔[2]

تنبیہ: کعبہ معظمہ جو بیت اللہ (خانۂ خدا) ہے۔ اس میں پہنچ کر بھی گنگوہ کی دھن لگی ہوئی ہے۔ اسے دیوبندی عرفان کا نشہ اور گنگوہی معرفت کا خمار نہ کہا جائے تو اور کیا ہے؟

ملا اپنے دام میں

سوال:۶- دونوں جہان کی حاجتیں کس سے مانگیں، روحانی اور جسمانی حاجتوں کا قبلہ کون ہے؟ دیوبندی مذہب پر جواب دیا جاے!

---

(۱)- کیا یہ خانہ کعبہ کو توہین نہیں؟ جی یقیناً توہین ہے۔
کیا یہ تحریر کسی ایک فرد کی اپنی راے ہے؟ نہیں! یقین نہیں آتا ہے تو لیجئے خون برساتی آنکھوں سے بیت اللہ عظمت کو نجدی نوک قلم اور فکر و نظر سے تار تار ہوتے ہوے دیکھنے کے لیے مبشرات دار العلوم دیوبند نامی کتاب کی اصل عبارت ہی پڑھ لیں!
"مولانا نانوتوی نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر کسی اونچی اونچی شی پر بیٹھا ہوا ہوں اور کوفہ کی طرف میرا منہ ہے اور ادھر سے ایک نہر آئی ہے جو میرے پاؤں سے ٹکرا کر جاتی ہے"۔
مبشرات دار العلوم دیوبند م: انوار الحسن مبلغ دار العلوم دیوبند، ص:۶۴، مکتبہ: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
لیجئے ایک اور دل سوز تحریر پڑھیے! لکھتے ہیں:
"مولانا محب الدین دار العلوم میں تشریف لاے تو یہاں کی جماعت میں شریک ہو کر اپنا کشفی احساس یہ ظاہر کرتے تھے کہ: جس کیفیت کی یافت یہاں کی جماعت میں ہوتی ہے اب تو حرم کی جماعت میں بھی اس کیفیت کو نہیں پاتا"
مبشرات دار العلوم دیوبند م: انوار الحسن مبلغ دار العلوم دیوبند، ص:۶۲، ۶۱، مکتبہ: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
(۲)- مرثیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ ص:۱۰، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

جواب: روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ دیوبندی مولوی کے نزدیک رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ ساری حاجتیں انہیں سے طلب کرنا چاہیے، ان کے سوا کوئی حاجت روا نہیں جیساکہ موصوف فرماتے ہیں:

"حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب ؟!۔ گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی"

حوالہ: مرثیہ، ص:۱۰۔ (۱)

فائدہ: مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم، ص:۶ پر ہے "سو غیر اللہ سے مدد مانگنا اگرچہ ولی ہو یا نبی شرک ہے" اور مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہاں کی حاجتیں انہیں سے مانگ رہے ہیں، قبلہ حاجات انہیں کو کہہ رہے ہیں لہٰذا فتاویٰ رشیدیہ کے حکم سے مولوی محمود صاحب مشرک ہوئے اور اگر مولوی محمود حسن صاحب کو موحد کہا جائے تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا۔ بولو کیا ہے؟

مخدوم الکل و مطاع العالم

سوال:۷- بلا استثنا سارے جہان کا مخدوم کون ہے؟ اور سارا عالم کس کی اطاعت کرتا ہے؟ علماے دیوبند کے مذہب پر جواب دیا جائے!

جواب: سارے عالم کے مخدوم دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں اور سارا عالم انہیں کی اطاعت کرتا ہے۔

موصوف لکھتے ہیں:

"مخدوم الکل مطاع العالم جناب رشید احمد صاحب گنگوہی"

حوالہ: مرثیہ، ص:۱۔ (۲)

---

(۱)- مرثیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ ص:۸، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

(۲)- فقیر کے پاس تلاش جستجو کے بعد تقریباً تین نسخے دستیاب ہو سکے ہیں جن میں سے یہ عبارت غائب کردی گئی ہے ہاں تذکرۃ الرشید میں یہ لفظ موجود ہے "مخدوم العالم" تذکرۃ الرشید ۲/۷/۱۳، م: کتب خانہ اشاعت العلوم سہارنپور یو۔ پی ۲۰۱۴ء

خدائی دعویٰ

سوال:۸- وہ کون سا حاکم ہے جس کا کوئی بھی حکم علماے دیو بند کے نزدیک ٹل نہیں سکتا اور اس کا ہر حکم قضاے مبرم ہے؟

جواب: ایسے حاکم تو صرف مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں۔ ان کا کوئی حکم کبھی نہیں ٹلا۔ اس لیے کہ ان کا ہر حکم قضائے مبرم کی تلوار ہے۔

موصوف لکھتے ہیں:

"نہ رکا نہ رکا پر نہ رکا۔۔ اس کا جو حکم تھا تھا قضاے مبرم"

حوالہ: مرثیہ، ص:۱۳۔[1]

فائدہ: واقعی کوئی حکم نہیں ٹلا اور ٹلتا کیسے، مربی خلائق تھے کوئی مذاق تھے؟ اور عقیدت مند لوگوں نے کسی حکم کو ٹلنے بھی نہ دیا[2]۔ اس سے زیادہ عقیدت مندی اور کیا ہوگی کہ جب مولوی رشید احمد صاحب نے جب کوے کھانے کا حکم دیا تو علماے دیو بند نے یہ سمجھ کر کہ مربی خلائق کا حکم ہے، آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیا اور کوے کھانے لگے۔

---

(۱)- مرثیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ ص:۲۲، م: کتب خانہ رحیمیہ دیو بند

(۲)- بات جب حکم نا ٹالنے کی چل پڑی ہے تو لیجئے! اکابرین دیو بند کی ایک اور عریاں تصویر دیکھ لیں:

"ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا، حضرت گنگوہی اور نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے۔ کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا "یہاں ذرا لیٹ جاؤ" حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو؟ یہ لوگ کیا کہیں گے!!! حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے تو کہنے دو"۔

اروح ثلاثہ مع حکایت اولیاء، م: اشرفعلی تھانوی، حکایت:۳۰۵، ص:۳۰۷، م: کتب خانہ نعیمیہ دیو بند۔ سن طباعت: غیر مذکور

ایضا، حکایت:۳۰۵، ص:۲۸۹، م: مکتبہ تھانوی دیو بند۔ سن طباعت: غیر مذکور

ایضا، حکایت:۲۵۱، ص:۲۳۰، م: کتب خانہ نعیمیہ دیو بند۔ سن طباعت:۲۰۱۳ء

ایضا، حکایت:۳۰۴، ص:۲۲۸، م: مکتبہ عمر فاروق کراچی۔ سن طباعت:۲۰۰۹ء

رشید گنگوہی سے پہلے کوئی مسلمان نہیں

سوال:۹–وہ کون ہے جس کی غلامی کا داغ دیوبندی مذہب میں مسلمانی کا تمغہ ہے؟

جواب: وہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔انہیں کی غلامی مسلمانی کا تمغہ ہے۔

چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں:

زمانے نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا ٭ کہ تھا داغ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی

حوالہ: مرثیہ، ص:٦۔ (۱)

تنبیہ: مولوی رشید احمد صاحب کی غلامی کا داغ جب مسلمانی کا تمغہ ہوا تو جو ان کا غلام بنا اسی کو یہ تمغہ ملا، اور جس نے ان کی غلامی نہ کی اس تمغے سے محروم رہا۔لہذا دیوبندی یا تو تمام صحابہ و تابعین اور ائمۂ مجتہدین و اولیائے کاملین کو مولوی رشید احمد کا غلام مانتے ہوں گے یا ان کی تمام مقبولان خدا کو مسلمانی کے تمغے خالی جانتے ہوں گے۔

تنہا صدیق بھی فاروق بھی

سوال:۱۰–کیا کوئی اکیلا ایسا شخص بھی ہوا ہے جو اکیلا ہی صدیق اور فاروق دونوں ہو؟

جواب: ہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدیق اور فاروق دونوں تھے۔چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب ان کی شان میں تحریر فرماتے ہیں:

"وہ تھے صدیق اور فاروق (۲) پھر کہیے عجب کیا ہے۔شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی"

---

(۱)-مرثیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ص:۵،م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

(۲)- لیجئے اس صدیق کی صداقت اور فاروق کی عدالت میں اسلام کی اڑتی ہوئی دھجیاں خون برساتی آنکھوں سے دیکھئے! اور ان کی صداقت و عدالت کا فیصلہ آپ خود کریں!

کسی نے سوال کیا کہ "صحابہ پر طعن و مردود و ملعون کہنے والا۔۔۔ سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

لکھتے ہیں:

"جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا"۔

واہ!! واہ!! صدیق و فاروق دیوبند

جب ہی تو میں سوچ رہا تھا کہ جن کی عظمت کے ترانے قرآن و حدیث اور ابتدائے اسلام سے لیکر آج تک اکابرین و اصاغرین امت گنگنانا اپنے ایمان کی دلیل سمجھتے ہوں یہ ۲۰/ ویں صدی میں اصول اسلام کے خلاف مسئلہ بیان کرنے والا، موقف رکھنے والا یہ ....

حوالہ: مرشیہ، ص:۱۶۔[۱]

ان دس سوالوں کے جوابات مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب "مرشیہ رشید احمد" کے حوالہ سے لکھے ہیں۔ایک حوالہ بھی غلط ثابت کردینے پر مبلغ پانچ سو روپئے انعام!

مسلمانو! ذرا تعصب اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر غور سے پڑھو اور نظر انصاف سے دیکھو تو حق و باطل آفتاب سے زیادہ روشن ہوجائے۔ معلوم ہوجائے گا کہ مشرک اور بدعتی کون ہیں۔دیکھو! علماے دیوبند نے اپنے پیروں سے کیسی عقیدت رکھتے ہیں۔اپنے پیروں کو مربی خلائق مانتے ہیں، بانیٔ اسلام کا ثانی جانتے ہیں یعنی دوسرا خدا۔ مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھاتے ہیں، کعبے میں پہنچ کر بھی در گنگوہ تلاش کرتے ہیں۔بلا تخصیص سارے جہان کو ان کا خادم اور مطیع جانتے ہیں۔ان کی حکومت مثل خدا جانتے ہیں۔اپنے پیر کی غلامی کو مسلمانی کا تمغہ بتاتے ہیں۔

مسلمانو! اللہ انصاف کرو اور سچ سچ بتاؤ اور بلا رعایت کہو کہ جو لوگ اپنے پیروں سے ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ حق پرست ہیں یا پیر پرست؟ موحد یا ہیں یا مشرک؟

قرآنی آیت کا انکار اور رحمۃ للعالمین ہونے کا دعویٰ

سوال:۱۱–کیا رحمۃ للعالمین نبی کریم ﷺ ہی ہیں یا علماے دیوبند کے نزدیک امتی کو بھی رحمۃ للعالمین کہہ سکتے ہیں؟

جواب: رحمۃ للعالمین حضور ﷺ کی صفت مخصوصہ نہیں بلکہ علماے ربانین (علماے دیوبند) کو بھی رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے، چنانچہ علماے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں:

"لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیا و انبیا اور علماے ربانیین (علمائے دیوبند) بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب

کون ہے؟ اب پتہ چلا کہ یہ صدیق اور فاروق دیوبند ہیں۔

(۱) –مرشیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ ص:۱۲، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

مرشیہ رشید احمد گنگوہی، م: محمود حسن۔ ص:۱۱، م: کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

میں عالی ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے ”فقط بندہ رشید احمد عفی عنہ

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ ص:۲/۱۲۔[۱]

فائدہ: علمائے دیوبند کے نزدیک چوں کہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ للعالمین کہنا درست ہے۔ لہٰذا علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمۃ للعالمین ہوئے اسی لیے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں سے ایک خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ وہ یہ کہ آپ نے کوا کھانے کو ثواب مقرر کر دیا ہے۔ یہ بے پیسہ اور بغیر دام مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کے لیے ثواب بھی مقرر کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ دیوبندیوں کے لیے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی مفت ہی میں سالن کا سالن اور ثواب کا ثواب۔

امام حسین کا مرثیہ

سوال:۱۲– علمائے دیوبند کے نزدیک امام حسین کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟

جواب: ”لکھنا تو در کنار اگر لکھا ہوا بھی مل جائے تو جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے“

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ، ص:۳/۱۰۳۔[۲]

سوال: مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ، شہیدان کربلا پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہیے تو ان کا جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا۔ فقط۔

---

(۱) – فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العقائد، ص:۱۰۴، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند
ایضا، ص:۱۰۴، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
ایضا، ص:۹۶، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
ایضا، ص:۲۴۴، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان

(۲) – فتاویٰ رشیدیہ، کتاب جواز و حرمت کے مسائل، ص:۵۷۷، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند
ایضا، کتاب جواز و حرمت کے مسائل، ص:۵۷۷، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
ایضا، کتاب الحظر والاباحۃ، ص:۴۹۵، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
ایضا، کتاب جواز و حرمت کے مسائل، ص:۵۷۷، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان۔

جواب: ان کا جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔فقط۔[1]

تنبیہ: مسلمانو!

ذرا غور کرو!

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرثیہ کو تو جلانا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے مگر خود مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھنا درست ہے۔

علماے دیوبند کا مرثیہ

سوال:۱۳۰– علماے دیوبند کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے اور اگر لکھا ہوا مل جاے تو شہیدان کربلا کے مرثیہ کی طرح اسے بھی جلا دینا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: علماے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت جائز و درست ہے۔شہیدان کربلا رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانا یا زمین میں دفن کرنا نہیں چاہیے۔

حوالہ: کیوں کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی محمود حسن صاحب نے اپنے پیر مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔مدت دراز سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو رہا ہے اور آج تک کسی دیوبندی مولوی نے رشید احمد کے مرثیہ کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کا فتویٰ شائع نہیں کیا۔لہٰذا ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک علماے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت درست و جائز ہے۔شہیدان کربلا کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانے یا دفن کرنے کا حکم نہیں۔عقیدت مندی اسی کا نام ہے۔

بغض حسین کی جھلکتی تصویر

سوال:۱۴۰– ماہ محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کے ساتھ بیان کرنا،سبیل لگانا،چندہ سبیل میں دینا،شربت یا دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟ دیوبندی مذہب میں ان سب باتوں کا کیا حکم ہے؟

(۱)۔نفس مرجع

جواب: صحیح روایت کے ساتھ بھی محرم میں شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں حرام ہے، سبیل لگانا، چندہ سبیل میں دینا، شربت میں دینا، بچوں کو دودھ پلانا سب حرام ہے۔ جیساکہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

"محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو، یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا، یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔ فقط"

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ، ص:۳/۱۱۴۔ (۱)

تنبیہ: مسلمانو!

ذرا غور سے سنو!

یہ سب حرام مگر ہولی دیوالی کہ کفار کے آتش پرستی کے دن ہیں وہ اس کی خوشی میں جو چیزیں مسلمانوں کے یہاں بھیجیں وہ سب درست ہے ملاحظہ ہو۔

ہندوؤں کے تحفے تحائف اور کھانا درست

سوال:۱۵– ہندو اپنے تیوہار ہولی یا دیوالی وغیرہ میں پوری یا، اور کچھ کھانا بطور تحفہ مسلمانوں کو دیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے؟ یا محرم کے شربت اور دودھ وغیرہ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ بھی حرام ہے۔

جواب: ہولی اور دیوالی کا تحفہ ہندوؤں سے لینا اور اس کا کھانا درست ہے۔ محرم کے شربت اور دودھ کی طرح علماے دیوبند کے نزدیک یہ حرام نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو درست لکھا ہے۔ **ملاحظہ۔**

---

(۱)– فتاویٰ رشیدیہ، کتاب: ایمان وکفر کے مسائل، ص:۱۳۹، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند

ایضا، کتاب: ایمان وکفر کے مسائل، ص:۱۳۹، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء

ایضا، کتاب الحظر والاباحۃ، ص:۱۰۴، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

نوٹ: اس نسخہ میں عبارت مذکور تحریف کے ساتھ بایں طور ہے "ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے"

فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العلم، ص:۱۴۹، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان۔

"مسئلہ ہندو تیوہار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان ہے یا نہیں ؟

الجوب: درست ہے۔ فقط"[۱]

حوالہ: مسلمانوں! غور کرو!

علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب باوجود یہ کہ محرم کے شربت، دودھ وغیرہ سب کو حرام بتارہے ہیں مگر ہولی اور دیوالی سے ایسا خاص تعلق ہے کہ اس کے ہر کھانے کو جائز اور درست فرمارہے ہیں۔اس کا نام ہے عقیدت۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف جو چیز منسوب ہوجاے وہ تو نادرست اور حرام ہوجاے مگر دیوالی کی طرف نسبت کرنے سے کوئی خرابی نہ آے جائز اور اور درست کہنا،اور محرم کے شربت اور دودھ بھی حرام بتانا یا تو ہولی دیولی کی عقیدت کا نشہ ہے یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصومت کا غلبہ ہے۔

بوقت صبح شود ہمچوں روز معلومت * کہ باکے باختہ عشق در شب دیجور

کھلے عام صحابہ کی توہین

سوال:۱۶— جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر کہے وہ علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب: صحابہ کرام کو کافر کہنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک سنت و جماعت سے خارج نہیں جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

"جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا"

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ، ص:۲/۱۱۔[۱]

---

(۱) —فتاویٰ رشیدیہ، کتاب جواز و حرمت کے مسائل، ص:۵۷۵، م:ایم ایس پبلیشر دیوبند
فتاویٰ رشیدیہ، کتاب جواز و حرمت کے مسائل، ص:۵۷۵، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
فتاویٰ رشیدیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ص:۴۸۸، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
فتاویٰ رشیدیہ، کتاب جواز و حرمت کے مسائل، ص:۵۷۵، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان۔

تنبیہ: کتب معتبرہ میں ائمہ نے تو یہ تصریح فرمائیں کہ ایسا شخص اہل سنت و جماعت سے خارج بلکہ حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق اعظم کی شان میں تبرا کرنے والے کو فقہائے کرام نے کافر لکھا مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک ایسے سخت تبرا کرنے کے بعد بھی سنی ہی رہتا ہے۔ بعض عقیدت مند طرفداری میں یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے، ہوگا کی جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے مگر یہ محض غلط ہے اس لیے کہ فتاویٰ رشیدیہ کئی بار چھپا ہے۔ مختلف مطبعوں میں طبع ہوا ہے۔ اگر کاتب کی غلطی ہوتی تو ایک چھاپہ میں ہوتی دو میں ہوتی۔ ہر ایک کتاب میں ہر چھاپہ میں یہی عبارت ہے۔ علاوہ اس کے اس سے دو ہی سطر پہلے صفحہ: ۱۰ر پر خود مولوی رشید احمد صاحب لکھ چکے ہیں:

"جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔ فقط"[۲]

اور ظاہر بات ہے کہ صرف فاسق ہونے سے سنت و جماعت سے خارج نہیں ہوتا، پھر کاتب کی غلطی کیسے ہو سکتی ہے؟

مولوی رشید احمد صاحب کی یہ پچھلی عبارت پکار رہی ہے کہ کاتب کی غلطی ہرگز نہیں بلکہ گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہی ایسا ہے۔

علماے دیوبند کی توہین کا حکم

سوال: ۱۷– علما کی توہین و تحقیر کرنے والا بھی علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب: علما کی توہین کرنے والا سنت جماعت سے تو درکنار ایسا شخص تو علماے دیوبند کے

---

(۱) – فتاویٰ رشیدیہ، کتاب البدعات، ص: ۱۳۴، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند
ایضا، کتاب البدعات، ص: ۱۳۴، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
ایضا، کتاب البدعات، ص: ۱۳۱، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
ایضا، کتاب البدعات، ص: ۱۳۱، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان
(۲) – فتاویٰ رشیدیہ، کتاب ایمان وکفر کے مسائل، ص: ۱۰۹، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند
ایضا، کتاب البدعات، ص: ۱۰۹، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
ایضا، کتاب ایمان وکفر کے مسائل، ص: ۹۶، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
ایضا، کتاب ایمان وکفر کے مسائل، ص: ۲۷۲، دارلکتاب دیوبند

نزدیک مسلمان ہی نہیں کافر ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

”علما کی توہین وتحقیر چوں کہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو“

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ: ۱۶/۳۔ (۱)

فائدہ: یہ بات قابل غور ہے کہ صحابی کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو بڑی بات، سنت جماعت سے بھی خارج نہیں کرے جیسا کہ آپ نے سوال: ۱۷ر کے جواب میں پڑھا اور علماء کی توہین کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج کرکے کافر کہتے ہیں۔ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟ سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس میں اپنا بچاؤ مقصود ہے۔ چوں کہ خود عالم ہیں لہٰذا اپنی توہین کا دروازہ بند کیا ہے۔ صحابہ سے کیا مطلب، کیا غرض، ان کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے، کافر کہے، اپنا کیا بگڑتا ہے۔

رسول دشمنی کی ننگی تصویر میلاد پڑھنا جائز نہیں

سوال: ۱۸۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں قیام تعظیمی ہوتا ہے اور غلط روایتیں پڑھی جاتی ہیں اس وجہ سے علمائے دیوبند محفل میلاد شریف کو ناجائز کہتے ہیں ورنہ اور کوئی وجہ نہیں لہٰذا سوال یہ ہے کہ ایسی مجلس میلاد منعقد کرنا جس میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ کیا جائے اور کوئی کام بھی خلاف شرع نہ ہو۔ ایسی محفل میلاد شریف بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

جواب: محفل میلاد میں اگرچہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو، قیام بھی نہ ہو، روایتیں بھی صحیح پڑھی جائیں تب بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز نہیں۔ اس کے ثبوت میں فتاویٰ رشیدیہ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو!

---

(۱) -فتاویٰ رشیدیہ، کتاب ایمان وکفر کے مسائل، ص: ۵۷، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند

ایضاء، کتاب ایمان وکفر کے مسائل، ص: ۵۷، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء

ایضاء، کتاب الایمان والکفر، ص: ۵۹، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

ایضاء، ایمان وکفر کے مسائل، ص: ۱۹۸، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان

"**سوال:** انعقاد مجلس بدون قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں؟
الجواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم"
حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ۔ ص:۲/۸۳۔[۱]

فائدہ: محفل میلاد کو ہر حال ناجائز بتایا یعنی مطلقا حرام ہے۔ اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں، جب ہی تو کہا ہر حال ناجائز ہے۔ جو دیوبندی مولوی بغیر قیام کے میلاد شریف کو جائز کہتے ہیں ان کو یہ فتاویٰ رشیدیہ دکھاؤ! اور پوچھو! کہ تم نے اپنے پیشوا مولوی رشید احمد کے فتوے کے خلاف جائز کیوں کہا؟ جائز کہنے والا کون ہے؟ تمھارے نزدیک اگر مولوی رشید صاحب کا فتویٰ صحیح تو اپنا حکم بتاؤ کہ تم نے جائز کو ناجائز لکھا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو پھنسانا مقصود ہے۔ جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہہ دیا، کچھ بھی ہو مسلمان دام میں پھنسے۔

آیات قرآنیہ کے خلاف عقیدۂ دیوبند

سوال:۱۹- نبی کریم ﷺ کے لئے علم غیب ماننا کیسا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کا علمائے دیوبند کے نزدیک کیا حکم ہے؟
جواب: نبی کریم ﷺ کے لیے علم غیب ماننا شرک جلی ہے۔
فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ:
"یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (نبی کریم ﷺ) کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ فقط"[۲]

---

(۱) - فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العقائد، ص:۱۳۰، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند
ایضاً، کتاب العقائد، ص:۱۳۰، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
ایضاً، کتاب البدعات، ص:۱۳۶، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
ایضاً، ایمان وکفر کے مسائل، ص:۲۷۰، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان
(۲) - کیا یہ ان کے ایک مولوی کا مسئلہ ہے؟ نہیں صاحبو! نہیں
یہ ان کی متعدّد کتابوں میں انکے اکابرین نے لکھا، آنکھیں کھولیے اور منصوص علیہ مسئلہ کی بغاوت کا خونی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھئے اور فیصلہ کیجئے! کہ کیا اب بھی دیوبندی وہابی مسلمان ہیں؟
لیجئے!
ا۔ "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد ....

بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"۔ حفظ الایمان:۸ م:کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)

۲۔ پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک ہے۔ (فتاوی رشیدیہ:۶۱،م:ایم ایس پبلیشر دیوبند)

۳۔ جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت مودت سب حرام ہے۔

(فتاوی رشیدیہ:۶۵،م:ایم ایس پبلیشر دیوبند)

۴۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے عالم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے۔

(فتاوی رشیدیہ:۸۷،م:ایم ایس پبلیشر دیوبند)

۵۔ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔

(فتاوی رشیدیہ:۸۸،۹۷،م:ایم ایس پبلشر دیوبند)

۶۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ (فتاوی رشیدیہ:۱۰۳،م:ایم ایس پبلیشر دیوبند)

۷۔ حضور کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (براہین قاطعہ:۵۱،م:کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)

۸۔ الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ:۵۱،م:کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)

۹۔ "جو کوئی کسی کا نام اُٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے۔۔۔۔یا اُس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اُس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اُس کی صورت کا یا اُس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اُس کو خبر ہو جاتی ہے اور اُس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی، اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں جیسے بیماری و تندرستی و کشایش و تنگی، مرنا و جینا، غم و خوشی، سب کی اُسے ہر وقت خبر رہتی ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سُن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے، سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دیے سے، غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوگا"۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ:۳۱،۳۰،ناشر:فرم عبد الغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)

Taqwiyat-ul-Iman Chapter No.2 ,Page No.46,47, Publisher Darussalam 2nd edition 2002

۱۰۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو، جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ:۴۶،ناشر:فرم عبد الغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)

۱۱۔ جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب چاہوں اس سے غیب کی بات دریافت کر لوں اور آئندہ باتوں کا معلوم کر لینا میرے قابو میں ہے سو وہ جھوٹا ہے۔ کہ دعویٰ خدائی کا رکھتا ہے اور جو کوئی کسی نبی، ولی کو یا جن و فرشتہ کو امام و امام زادے کو پیر و شہید کو۔۔۔ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہے۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ:۴۷،ناشر:فرم عبد الغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)

۱۲۔ اللہ صاحب نے پیغمبر کو فرمایا کہ لوگوں سے یوں کہ دو کہ غیب کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ ....

جن نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں۔
(تقویۃ الایمان، صفحہ:۴۹، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۱۵۔ یہ سب جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے کوئی استخارہ کے عمل سکھاتا ہے۔۔۔۔۔۔ یہ سب جھوٹے اور دغاباز ہیں (تقویۃ الایمان، صفحہ:۵۰، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۱۶۔ نفع نقصان کا اختیار اور غیب دانی نبی (ﷺ) کے اختیار میں بھی نہیں۔
(تقویۃ الایمان، صفحہ:۵۱، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۱۷۔ انہی (حضور نبی کریم ﷺ) کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال لوگوں کے آگے صاف بیان کر دیں، تاکہ سب لوگوں کا حال معلوم ہو جاوے سوانہوں نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ تو کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی۔
(تقویۃ الایمان، صفحہ:۵۲، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۱۸۔ جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا کوئی بزرگ غیب کی بات جانتے تھے، اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹ ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی جانتا ہی نہیں۔
(تقویۃ الایمان، صفحہ:۵۶، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۱۹۔ ان (غیب کی) باتوں میں بھی بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر اور نادان ہے۔
(تقویۃ الایمان، صفحہ:۵۳، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۲۰۔ انبیا اولیا یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے تھے بلکہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی جناب میں بھی یہ عقیدہ نہ رکھے۔
(تقویۃ الایمان، صفحہ:۵۵، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۲۱۔ رسول اللہ ﷺ کو غیب داں کہنے والا مفتری کذاب ہے۔
(تقویۃ الایمان، صفحہ:۵۵، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۲۲۔ اس بات میں بھی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ صاحب نے غیب دانی انکے اختیار میں دیدی ہو جس کے دل کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں (تقویۃ الایمان، صفحہ:۵۳، ناشر:فرم عبدالغنی محمد اسمٰعیل تاجر عطر، دوکان نمبر ۳۰۷، چاندنی چوک دہلی)
۲۳۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر رہتی ہے۔" کفر و شرک ہے۔
(بہشتی زیور مکمل، م:اشرفعلی، حصہ:۱، صفحہ:۴۴، توصیف پبلیکیشنز۔ سن طباعت: غیر مذکور)
۲۴۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی۔" کفر و شرک ہے
(بہشتی زیور مکمل، م:اشرفعلی، حصہ:۱، صفحہ:۴۴، توصیف پبلی کیشنز۔ سن طباعت: غیر مذکور۔)
۲۵۔ فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں بھی سوائے خدا کے کسی کو غیب داں جاننا اور کہنا ناجائز لکھا ہے۔ بلکہ اس عقیدے کو کفر قرار دیا ہے۔
(تحفہ لاثانی برائے فرقہ رضاخانی، مولوی عبدالشکور، صفحہ:۲۹، مطبع: عمدۃ المطابع پریس لکھنو)
۲۶۔ حنفیہ نے اپنی فقہ کی کتابوں میں اس شخص کو کافر لکھا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی غیب جانتے تھے۔
(تحفہ لاثانی برائے فرقہ رضاخانی، مولوی عبدالشکور، صفحہ:۳۰، مطبع: عمدۃ المطابع پریس لکھنو)
۲۷۔ "رسول اور اُمت رسول اس حد تک مشترک ہیں کہ دونوں کو علم غیب نہیں ہے"۔
(فاران توحید نمبر، جلد:۳، ایڈیٹر: ماہر القادری، صفحہ:۱۱۴، م: دفتر فاران، کمبل اسٹریٹ کراچی پاکستان)
۲۸۔ "حضرت سیّد الاوّلین والآخرین کے لیے علمِ غیب کا دعویٰ اور وہ بھی علمِ کلّی اور علم مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کی قید کے ....

ساتھ نہ صرف بے دلیل اور بے سند ہے بلکہ مخالف دلیل، معارضِ قرآن اور اس توحیدی شریعت کے مزاج کے خلاف ہونے کی وجہ سے نا قابلِ التفات ہے"۔
(فاران توحید نمبر، جلد:۳، ایڈیٹر: ماہر القادری، صفحہ: ۱۱۷، م: دفتر فاران، کمبل اسٹریٹ کراچی پاکستان)

۲۹۔ "۔"کتاب و سنّت کو سامنے رکھ کر علم کی تقسیم یوں نہ ہوگی کہ اللہ کا علم ذاتی رسولوں کا علم عطائی، یعنی نوعی فرق کے ساتھ دونوں کا علم برابر ہے۔ گویا ایک حقیقی خدا ایک مجازی خدا"۔
(فاران توحید نمبر، جلد:۳، ایڈیٹر: ماہر القادری، صفحہ: ۱۲۰، م: دفتر فاران، کمبل اسٹریٹ کراچی پاکستان)

۳۰۔ "یہ آیت تا قیامت یہی اعلان کرتی رہے گی کہ آپ کو علمِ غیب نہ تھا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ قیامت تک آپ کو علمِ غیب نہ ہوگا"۔ (فاران توحید نمبر، جلد:۳، ایڈیٹر: ماہر القادری، صفحہ: ۱۲۶، م: دفتر فاران، کمبل اسٹریٹ کراچی پاکستان)

۳۱۔ "اگر حضور عالم الغیب ہوتے تو حدیبیہ میں حضرت عثمان کی شہادت کی افواہ سنتے ہی فرما دیتے کہ یہ خبر غلط ہے۔ عثمان مکہ میں زندہ ہیں۔ صحابہ کرام کی اتنی بڑی جماعت تک کو اصل واقعہ کا کشف نہیں ہوا"۔
(فاران توحید نمبر، جلد:۳، ایڈیٹر: ماہر القادری، صفحہ: ۱۴، م: دفتر فاران، کمبل اسٹریٹ کراچی پاکستان)

۳۲۔ "حضرت یعقوب علیہ السلام برگزیدہ پیغمبر تھے۔ مگر برسوں تک اپنے پیارے اور چہیتے بیٹے یوسف کی خبر نہ معلوم کر سکے کہ اُن کا نورِ نظر کہاں ہے۔ اور کس حال میں ہے"۔
(فاران توحید نمبر، جلد:۳، ایڈیٹر: ماہر القادری، صفحہ: ۱۳، م: دفتر فاران، کمبل اسٹریٹ کراچی پاکستان)

۳۳۔ "چناچہ انہوں نے بتا دیئے تو فرمایا اے فرشتوں! کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمان و زمین کے غیب کو جاننے والا صرف میں اکیلا ہی ہوں اور کوئی نہیں" (شریعت یا جہالت، ص: ۲۲۷، م: ربانی بکڈپو)

۳۴۔ "حضرت داود علیہ السلام فرشتوں کو پہچان نہیں سکے کیونکہ آپ کو علم غیب نہیں تھا"۔
(شریعت یا جہالت، ص: ۲۳۱، م: ربانی بکڈپو)

۳۵۔ "حضرت موسی علیہ السلام آگ سمجھ کر اور آگ لینے کی نیت سے کوہ طور جا رہے ہیں۔ آپ کو یہ تو خبر نہ تھی کہ مجھے وہاں پر جانے سے پیغمبری مل جائے گی" (شریعت یا جہالت، ص: ۲۳۳، م: ربانی بکڈپو)

۳۶۔ "حضرت موسی علیہ السلام کے دل میں خوف پیدا ہو گیا۔ کیونکہ آپ کو علم غیب نہیں تھا"۔
(شریعت یا جہالت، ص: ۲۳۴، م: ربانی بکڈپو)

۳۷۔ حضور ﷺ کو علم غیب نہیں تھا۔ (شریعت یا جہالت، ص: ۲۵۶، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

۳۸۔ حضور ﷺ کو غیب کا علم نہیں تھا۔ (شریعت یا جہالت، ص: ۲۵۹، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

۳۹۔ اطلاع علی الغیب اور علم غیب سوائے خدا کے کسی اور کو نہیں ہے۔
(شریعت یا جہالت، ص: ۲۶۰، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

۴۰۔ مجھ میں کچھ قدرت نہیں اور غیب بھی نہیں جانتا۔ (شریعت یا جہالت، ص: ۲۶۲، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

۴۱۔ فرمان خدا ہے کہ غیب کو تم نہیں جان سکتے۔ (شریعت یا جہالت، ص: ۲۶۲، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

۴۲۔ جو مشہور ہے کہ زمین کے اندر کی چیزوں کا بھی علم رکھتے تھے وہ بالکل غلط ہے اس روایت کی کوئی اصل نہیں، محض جھوٹ ہے اور بالکل بے اصل ہے۔ (شریعت یا جہالت، ص: ۲۶۲، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

۴۳۔۔۔۔ اس کا علم نہ مجھے ہے نہ تجھے۔ (شریعت یا جہالت، ص: ۲۶۳، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

۴۴۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود آپ کو قیامت کا علم نہ تھا کہ کب آئے گی۔
(شریعت یا جہالت، ص: ۲۶۴، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

....

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ۔ ص:۲/۱۰۔[1]

فائدہ: مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب "حفظ الایمان میں حضور اقدس ﷺ کے لیے علم غیب ثابت کیا ہے بلکہ تھانوی صاحب تو بچوں پاگلوں اور تمام جانوروں کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔اب اے دیوبندیو!!!!

بولو! گنگوہی صاحب کے فتویٰ سے تھانوی صاحب کھلے مشرک ہیں یا نہیں؟

دین دیوبند میں کوّا کھانا جائز

سوال:۲۰- یہ مشہور کوا جو بستیوں میں پھرتا ہے، نجاست بھی کھاتا ہے عموما مسلمان اس کو حرام جانتے ہیں مگر ہم نے سنا ہے کہ علماے دیوبند کے نزدیک یہ کوا حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

جواب: دیوبندیوں کے نزدیک یہ کوا بلا شبہ جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں علماے دیوبند کے نزدیک اس کوے کا کھانا ثواب ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

"**سوال:** جس جگہ زاغ معروفہ کوا اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا۔یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہوگا۔فقط"

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ۔ ص:۲/۱۴۵۔[2]

۴۵۔بعض جاہل کہتے ہیں کہ حضور جانتے تھے مگر بتایا نہیں یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔
(شریعت یا جہالت، ص:۲۶۴، م: ربانی بکڈپو، ۲۰۱۵ء)

(۱) -فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العقائد، ص:۱۰۳، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند
فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العقائد، ص:۱۰۳، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العقائد، ص:۹۶، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
فتاویٰ رشیدیہ، ایمان وکفر کے مسائل، ص:۲۴۴، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان

(۲) -فتاویٰ رشیدیہ، کتاب قربانی اور عقیقہ کے بیان میں، ص:۵۹۷، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند
ایضا، قربانی اور عقیقہ کے بیان میں، ص:۵۹۷، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
ایضا، کتاب الحظر والاباحۃ، ص:۴۹۳، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

....

فائدہ: مولوی رشید احمد پیشوائے دیوبند نے تصریح فرمادی کہ کوا کھانا ثواب ہے مگر نہ معلوم بعض لوگ اس ثواب سے کیوں محروم ہیں اور یہ مفت کا ثواب کیوں چھوڑے ہوئے ہیں۔ کار ثواب میں شرم نہیں آنی چاہیئے بلکہ علی لاعلان کوا کھانا چاہیئے۔ مفت میں ہم خرما و ہم ثواب، مرغ مباح ہی ہے مگر کوا کھانے پر جب ثواب ملتا ہے تو علمائے دیوبند کی دعوت میں کوا ہی پیش کرنا چاہیئے تاکہ ہم خرما و ہم ثواب دونوں باتیں حاصل ہوں۔

تقویۃ الایمان سے پہلے کوئی مسلمان نہیں

سوال:۲۱- کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام اور باعث ثواب ہے؟

جواب: ہاں وہ کتاب مولوی اسماعیل دہلوی کی **"تقویۃ الایمان"** ہے۔ اس کا رکھنا دیوبندی مذہب میں عین اسلام ہے جیساکہ مولوی رشید احمد صاحب نے لکھاہے:

"اس کا (یعنی تقویۃ الایمان) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے"(۱)

ایضاً، کتاب الحظر والاباحۃ، ص:۵۹۸، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان

(۱)- فتاویٰ رشیدیہ، کتاب ایمان وکفر کے بیان میں، ص:۸۷، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند

فتاویٰ رشیدیہ، کتاب ایمان وکفر کے بیان میں، ص:۸۷، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء

فتاویٰ رشیدیہ، کتاب الایمان والکفر، ص:۴۱، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

فتاویٰ رشیدیہ، کتاب الایمان، ایمان وکفر کے مسائل، ص:۲۱۹، م: دارالاشاعت کراچی پاکستان۔

جس تقویۃ الایمان کو پڑھنا، رکھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور اور اجر کا موجب ہے لیجیے، نا قابل انکار تاریخی گواہی کہ اتنی معتبر اور متبرک کتاب کیوں لکھی گئی اور اس میں ہے کیا۔ مولانا اشرفعلی صاحب اپنی کتاب ارواح ثلاثہ میں لکھتے ہیں:

"اس "تقویۃ الایمان" کو اردو میں لکھا۔ اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا۔ جن میں سید صاحب، مولوی عبدالحئی صاحب، شاہ اسحٰق صاحب، مولانا یعقوب صاحب، مولوی فریدالدین صاحب مرادابادی، مومن خاں، عبد اللہ خاں علوی بھی تھے اور انکے سامنے تقویۃ الایما پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہوگیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش (جھگڑ) ہوگی۔ اگر میں یہاں رہتا تو ان مضامین کو میں آٹھ دس برس میں بتدریج بیان کرتا۔ لیکن اس وقت میرا ارادہ حج کا ہے اور وہاں سے واپسی کے بعد عزم جہاد ہے۔ اس لیے اس کام سے میں معذور ہوں، میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس بار کو اٹھائے گا نہیں۔ اس لیے میں یہ کتاب لکھ دی ہے۔ گو اس سے سورش ہوگی مگر توقع ہے لڑ بھڑ کر خود ہی ٹھیک ہوجائیں یں گے"

اروح ثلاثہ مع حکایت اولیا، م: اشرفعلی تھانوی، حکایت:۵۹، ص:۹۸، م: کتب خانہ نعیمیہ دیوبند۔ سن طباعت: غیر مذکور

....

فائدہ: جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی بھی مسلمان نہ تھا اور اور چھپنے کے بعد بلکہ اس وقت تک بھی اگر اس معیار سے مسلمانوں کا جانچا جائے تو کم از کم پنچانوے فیصد یقینا اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی اس کفری مشین کو دیکھو کہ اہل سنت کو مشرک بناتے بناتے انہوں نے خود اپنے ہم مذہبوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا اس کتاب کو جنہوں نے پڑھا نہیں کافر کہنے لگے۔ گنگوہی صاحب کے مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زائد ٹھہرتا ہے۔ مسلمان کے لیے یہ بے شک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں کیوں کہ جس مسلمان کے گھر قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ بھی مسلمان ہے مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم.

وہابی کون؟ نجدی فتویٰ

سوال:۲۲- علمائے دیوبند کے نزدیک وہابی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اعلیٰ درجہ کے دین دار اور متبع سنت کو کہتے ہیں جیسا کہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

"اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں"

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ۔ ص:۲/۱۱۔ (۱)

اروح ثلاثہ مع حکایت اولیا، م: اشرفعلی تھانوی، حکایت:۵۹، ص:۸۰۔۸۱، م: مکتبہ تھانوی دیوبند۔ سن طباعت: غیر مذکور
ایضا، حکایت:۴۲، ص:۶۸، م: کتب خانہ نعیمیہ دیوبند۔ سن طباعت:۲۰۱۳ء
ایضا، حکایت:۵۹، ص:۶۷، م: مکتبہ عمر فاروق کراچی۔ سن طباعت:۲۰۰۹ء
(۱) - فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العقائد، ص:۱۱۰، م: ایم ایس پبلیشر دیوبند
ایضا، کتاب العقائد، ص:۱۱۰، م: تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
ایضا، کتاب العقائد، ص:۹۶، م: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

....

فائدہ: پھر وہابی کہنے سے دیو بندی کیوں چڑھتے ہیں؟ کیا دین دار اور متبع سنت ہونا برا معلوم ہوتا ہے؟

ابن عبد لوہاب نجدی دیو بندی نوک قلم کی زد میں

سوال: ۲۳- ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق علماے دیو بند کا کیا عقیدہ ہے؟ اس کو کیسا جانتے ہیں؟

جواب: بہت اچھا عمدہ آدمی متبع سنت عامل بالحدیث تھا، نہایت پابند شرع، اعلیٰ درجہ کا مبلغ، شرک و بدعت کا مٹانے والا۔ علمائے دیو بند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اس نجدی کی بڑی تعریف کی ہے۔ ملاحظہ ہو!

"**سوال:** عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟

الجواب: محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا، سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا، بدعت و شرک سے روکتا تھا، مگر تشدد اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم"(۱)

فائدہ: علماے دیو بند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ علماے دیو بند وہابی ہیں اور نجدی ہم عقیدہ ہیں۔

نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیو بندیوں کے بھی عقیدے ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا تھا، اور دیو بندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہے، عقائد میں دونوں ایک ہی رہے۔

صراط مستقیم نامی کتاب کس کی تصیف؟

ایضا، کتاب العقائد، ص: ۲۵۰، م: دار الاشاعت کراچی پاکستان
(۱) - فتاویٰ رشیدیہ، مسائل منثورہ، ص: ۲۸۰، م: ایم ایس پبلیشر دیو بند
ایضا، مسائل منثورہ، ص: ۲۸۰، م: تھانوی دیو بند ۱۹۸۷ء
ایضا، مسائل منثورہ، ص: ۲۳۷، م: کتب خانہ رحیمیہ دیو بند
ایضا، مسائل منثورہ، ص: ۲۹۲، م: دار الاشاعت کراچی پاکستان

سوال:۲۴-علماے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کیسے شخص ہیں؟

جواب: مولوی اسمٰعیل دہلوی اعلیٰ درجہ کے متقی پرہیزگار ولی اللہ تھے۔علماے دیوبند کے نزدیک ایک مولوی صاحب کی ولایت قرآن مجید سے ثابت ہے۔چناچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

"ان اولیاؤہ الا المتقون کوئی نہیں اولیا حق تعالیٰ کا سوائے متقیوں کے بموجب اس آیت کے مولوی اسمٰعیل ولی ہوئے"

اس کے بعد حدیث سے بھی مولوی اسمٰعیل کی شہادت بھی ثابت کی۔

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ۔ص:۳۹/۴۰۔(۱)

فائدہ: عقیدت اسی کو کہتے ہیں قرآن و حدیث سے مولوی اسمٰعیل کو ولی و شہید بنا ڈالا مگر حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اولیاے کرام کے لیے کبھی ایسی تکلیف گنوارہ نہ ہوئی۔ان کی گیارہویں اور فاتحہ کو بھی شرک و بدعت کہتے کہتے عمر گزار دی۔

نماز میں نبی ﷺ کا خیال ---- عقیدۂ دیوبند

سوال:۲۵-جب علماے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ولایت و شہادت قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول کو علماے دیوبند بھی ضرور مانتے ہوں گے؟

ہم نے سنا ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ نماز میں نبی کریم ﷺ کا خیال آنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور اس سے نمازی شرک کی طرف چلا جاتا ہے۔کیا یہ بات صحیح ہے؟ اور مولوی اسمٰعیل نے کس کتاب میں ایسا لکھا ہے؟

جواب: مولوی اسمٰعیل کے قول کو ماننا کیا بلکہ انکی کتابوں کو رکھنا اور ان پر عمل کرنا علماے

---

(۱) -فتاویٰ رشیدیہ،کتاب ایمان وکفر کے بیان میں،ص:۷۹،م:ایم ایس پبلیشر دیوبند
ایضاً،کتاب ایمان وکفر کے بیان میں،ص:۷۹،م:تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
ایضاً،کتاب الایمان والکفر،ص:۴۲،م:کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
ایضاً،کتاب الایمان،ایمان وکفر کے مسائل،ص:۲۲۰،م:دارالاشاعت کراچی پاکستان

دیوبند کے نزدیک عین اسلام ہے جیسا کہ سوال:۲۲ر کے جواب میں گزرا اور یہ بات صحیح ہے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ

"نماز میں حضور اکرم کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور حضور کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے لہٰذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے"

ملاحظہ ہو۔

"صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت ماب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں بتعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی مے بود و نہ تعظیم بلکہ مہمان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر در نماز مقصود و ملحوظ می شود بشرک می کشد"

حوالہ: صراط مستقیم۔ ص:۸۶۔ (۱)

وہابیوں کا فتوی اور ان کی نماز

سوال:۲۶- جب علمائے دیوبند کے نزدیک اسمٰعیل دہلوی کا قول معتبر ہوا تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس لئے کہ نماز میں حضور کا ذکر ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے، نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے، اس میں بھی حضور کی تعریف و توصیف کا ذکر ہے خاص کر التحیات میں کہ حضور پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے اس وقت تو ضرور آپ کا خیال آتا ہے

---

(۱) -صراط مستقیم فارسی، ص:۸۶، المکتبۃ السلفیۃ لاہور، سن طباعت: غیر مذکور۔

لیجئے انہیں کے مترجم کا کیا ہوا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں! اور فیصلہ کریں!

"شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور برگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ لے جاتی ہے"

(صراط مستقیم اردو ص:۱۴۸، مکتبہ فیصل پبلیشر دیوبند)

ایضا: ص:۱۴۸، مکتبہ: دار الکتاب دیوبند، سن طباعت: غیر مذکور

ایضا: ص:۹۷، مکتبہ: کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند، سن طباعت: غیر مذکور۔

تو دیوبندی مذہب میں اور ہر اس شخص کے نزدیک جو اسمٰعیل دہلوی کو مانتا ہے نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا؟

ایا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: واقعہ تو یہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم ﷺ پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقینا آپ کا خیال ضرور نمازی کے دل میں آئے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آئے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے لہٰذا التحیات پڑھتے وقت حضور ﷺ کا خیال آنا تو ضروری ہوا اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ اگر تعظیم کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو بقول مولوی اسمٰعیل دہلوی شرک کی طرف کھنچ گیا، کہاں کی نماز؟ اور اگر حقارت کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو یقینا کفر ہوا۔ پھر کیسی نماز؟ کیوں کہ نبی کی حقارت کفر ہے۔ اب کفر و شرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات بھی نہ پڑھے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے۔ اور واجب کے قصدا ترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی کے اس قول کی بنا پر نمازی التحیات پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اور نہیں پڑھے گا تو بھی نماز نہیں ہوگی۔ اسمٰعیل کے مذہب پر تو کسی صورت میں نماز ہوگی ہی نہیں البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شائد کفر و شرک سے بچ جائے۔

فائدہ: کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہو سکتی وجہ یہ ہے کہ صراط مستقیم کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم ﷺ کی سخت توہین ہے کیونکہ حضور کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے۔ اسی توہین کا وبال ہے کہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

عبد النبی، علی بخش، حسین بخش نام رکھنا شرک

سوال:۲۷- ہم نے سنا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کسی سے مراد مانگنے کو اور کسی کے سامنے جھکنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ اسی طرح علی بخش، حسین بخش، عبد النبی وغیرہ نام رکھنے کو شرک و کفر بتاتے ہیں اور کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی۔ اس کو بھی شرک

وکفر جانتے ہیں۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو میرا کام ہو جائے گا، اسے بھی کفر و شرک ہی کہتے ہیں۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ کیا واقعی مولوی اشرف علی صاحب ان باتوں کو شرک و کفر کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ان افعال و اقوال کی مرتکب ہے۔ اگر تھانوی صاحب کے نزدیک یہ سب باتیں کفر و شرک ہیں تو ان کے نزدیک ہندوستان کے کروڑوں مسلمان کافر و مشرک ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی اشرف صاحب اتنے بڑے عالم ان کی باتوں کو شرک بتا کر کروڑوں مسلمانوں کا اسلام سے خارج کر دیں۔ لہذا صحیح واقعہ حوالہ کے ساتھ بیان کیا جائے۔

جواب: بلا شبہ مولوی اشرف علی صاحب مراد مانگنے کو، کسی کے سامنے جھکنے کو، سہرا باندھنے کو، علی بخش، حسین بخش، عبد النبی وغیرہ نام رکھنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہو گئی۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہیں تو فلاں کام ہو جائے گا، ان سب باتوں کو تھانوی صاحب کفر و شرک ہی بتاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب "بہشتی زیور" کے پہلے ہی حصہ میں ان میں سے ہر ہر بات کو کفر و شرک لکھا ہے۔

حوالہ ملاحظہ ہو:

"**کفر و شرک کی باتوں کا بیان: اسی میں ہے** "کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی سے مرادیں مانگنا، کسی کے سامنے جھکنا۔۔۔ سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش، عبد النبی وغیرہ نام رکھنا، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا"

حوالہ: بہشتی زیور۔ ص: ۴۵/۱۔ (۱)

فائدہ: یہ سب باتیں کفر و شرک ہوئیں تو ان کے کرنے والے مولوی اشرف علی صاحب کے نزدیک کافر و مشرک ہوئے۔ یعنی جس نے مرادیں مانگی وہ کافر و مشرک۔ کسی کو دور سے پکارا اور یہ سمجھ لیا کہ اسے خبر ہو گئی وہ کافر و مشرک۔ جس نے یہ کہا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا وہ کافر و مشرک۔

---

(۱)۔ بہشتی زیور، م: اشرفعلی تھانوی، کفر و شرک کی باتوں کا بیان، ص: ۴۱، ۴۰، م: مکتبہ تھانوی دیوبند، بانتظام: مختار علی بن محمد علی، اشاعت اول

ایضا، ص: ۵۴، ۵۳، م: اسلامک بک سروس، ایڈشن: غ۔م، سن طباعت: غ۔م

ایضا، ص: ۴۴، م: توصیف پبلیشر، باہتمام: محمد اسلم تنویر، ایڈشن: غ۔م، سن طباعت: غ۔م

مسلمانو!

ذرا غور کرو اور بتاؤ کہ یہ چھ باتیں جن کو تھانوی صاحب نے کفر و شرک لکھا ہے۔ ان میں سے تم نے کوئی بات کی تو نہیں ؟

اگر ان میں سے ایک بھی بات تم سے ہوئی ہے تو تھانوی صاحب کے نزدیک تم کافر و مشرک ہو۔ تم چاہے کتنا ہی کہو کہ ہم مسلمان ہیں مگر تھانوی صاحب کا حکم ہے کہ تم کافر و مشرک ہی ہو۔ میرے خیال میں اگر تھانوی صاحب کے اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو مشکل سے پانچ فی صد مسلمان نکلیں گے اور پنچانوے فی صد مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مشرک ہو جائیں گے۔ مولوی اشرف علی صاحب نے ان چیزوں کو کفر و شرک لکھ کر گویا مسلمانوں کو کافر بنانے کی مشین تیار کی ہے جس نے تقریباً پنچانوے فی صد مسلمانوں کو کافر و مشرک بنا دیا۔

تھانوی صاحب! ذرا گھر کی خبر لیں !!

اپنے بڑے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کا نسب نامہ دیکھیں !

تذکرۃ الرشید۔ ص: ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پدری نسب نامہ یہ ہے۔

”رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسین بن غلام علی“ اور مادری نسب یہ ہے ”رشید احمد بن کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد“(۱)

غور کیجئے!

گنگوہی صاحب کے دادا و نانا میں کتنے ایسے ہیں جو تھانوی صاحب کے حکم سے مشرک۔ اب خود ہی بتائیں کہ گنگوہی صاحب ان کے نزدیک کیا ہیں ؟

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

اس بات سے تعجب تو ضرور ہوتا ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب نے ایسا کیوں کیا مگر جب ان کے عقیدہ کی طرف نظر کی جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ وہابیوں کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ سوائے ان کی مختصر جماعت ساری دنیا کے مسلمان ان کے نزدیک کافر و مشرک ہیں۔ لہٰذا یہ ان کے

---

(۱)۔ تذکرۃ الرشید، م: عاشق الٰہی میرٹھی، ص:/۳۲۔ م: دار الکتاب دیوبند۔ ۲۰۰۲ء
ایضاً، ص:/۱۳۔ م: دامیر المطابع دیوبند۔ ۱۹۸۷ء

عقیدے کا مسئلہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں۔

وہابی کون؟ امام شامی کی گواہی

جیساکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

”کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین وکانوں ینتحلون مذھب الحنابلة لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون و ان من خالف اعتقادھم مشرکون و استباحوا بذالك قتل اھل السنة و قتل علمائھم حتی کسر اللہ شوکتھم و خرب بلادھم و ظفر بھم عساکرالمسلمین عام ثلاث و ثلاثین و مائتین و الف“. (ردالمختار۔ج:۳،ص:۳۱۹)[۱]

یعنی جیسا ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے متبعین میں واقع ہوا جو نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوے اور اپنے آپ کو حنبلی مذہب ظاہر کرتے تھے لیکن در اصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں باقی سب مشرک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اہل سنت اور ان کے علما کا قتل جائز سمجھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی اور ان کے شہر ویران کیے اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی ۱۲۳۳ھ میں۔

علامہ شامی نے تصریح فرمادی کہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک ہی جانتے ہیں اور علماے دیوبند نجدیوں، وہابیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چناچہ علماے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کی بہت تعریف کی ہے۔ اس کو متبع سنت، عامل بالحدیث، شرک وبدعت سے روکنے والا لکھا ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ علماے دیوبندی اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتے ہیں اور

---

(۱)- کاتب کی غلطی ہے۔ صحیح حوالہ یہ ہے:
”ردالمختار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار۔ م: الامام ابن عابدین الشامی۔ کتاب: الجھاد۔ باب: البغاۃ۔ مطلب: فی اتباع عبد الوھاب الخوارج فی زماننا۔ ص: ۶/۴۱۳۔“

انہی نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں جو مسلمانان اہل سنت و علماے اہل سنت کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت فریب دینے کے لئے اور مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے اہل سنت ہی بنتے ہیں اور اپنے کو اہل سنت لکھنے لگے، مگر یہ فریب کاری کیسے کام آسکتی ہے؟ مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا کہ علماے دیوبند پکے وہابی اور نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں، ہرگز اہل سنت نہیں بلکہ اہل سنت کے دشمن، ان کے خون کے پیاسے ہیں۔

خداے تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کے مکر سے بچیں اور جانیں کہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے والا کون ہے، اس سے کیا تعلق رکھنا چاہئے۔

فائدہ: مولوی اشرف علی صاحب نے عبد النبی نام رکھنے کو شرک کہا ہے جس کا ثبوت سوال ۲۸/ کے جواب میں گزرا اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی **"شمائم امدادیہ"** میں فرماتے ہیں کہ:

"عباد اللہ کو عباد رسول کہ سکتے ہیں"

جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبد النبی نام رکھنا جائز ہے۔ یعنی جس کو تھانوی صاحب شرک کہ رہے ہیں، اسی کو ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں۔ اگر حاجی امداد اللہ صاحب کا قول صحیح ہے عبد النبی نام رکھنا جائز ہوا حالانکہ مولوی اشرفعلی صاحب اسے شرک کہ رہے ہیں۔

مسلمانو!! بتاؤ!!!

جائز کو شرک کہنے والا کون ہے؟

اگر تھانوی صاحب کا قول صحیح مانا جاے تو عبد النبی نام رکھنا شرک ہوا۔ اسی کو حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں۔ اب بتاؤ شرک کو جائز کہنے والا کون ہے؟ پیر و مرید دونوں میں سی کسی ایک کا تو حکم بتاؤ، کیا بتاؤ گے؟ یہ بذات خود وہابیت کے کرشمے ہیں۔ ساون کے اندھے کی طرح ہر چیز میں شرک ہی نظر آتا ہے۔

جانوروں پاگلوں سے علم نبی کریم ﷺ کی تشبیہ

سوال:۲۸– نبی کریم ﷺ کو اللہ رب العزت نے بعض علم غیب عطا فرمایا تو کیا ایسا علم غیب علماے دیوبند کے نزدیک بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے؟ کیا علماے دیوبند میں

سے کسی نے ایسا لکھا ہے؟

جواب: علمائے دیوبند کے نزدیک ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو بلکہ ہر بچے او ہر پاگل اور تمام حیوانوں کو بھی حاصل ہے۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں لکھا ہے:

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"

حوالہ: حفظ الایمان۔ ص:۸۔[۱]

فائدہ: اس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں، کل اور بعض۔ کل کو تو بعد میں عقلاً و نقلاً باطل کیا، اور نہ حضور کے لئے کوئی کل مانتا ہے۔ رہا بعض علم غیب وہ یقیناً حضور کا علم ہے۔ اسی علم نبی کریم ﷺ کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی جس میں نبی کریم ﷺ کی سخت توہین ہے۔

بعض عقیدت مند لوگ محض طرف داری میں کہ دیا کرتے ہیں کہ اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کی توہین نہیں ہے مگر یہ محض اشرفعلی صاحب کی کھلی طرف داری ہے، اس لئے اگر یہی عبارت مولوی اشرف علی صاحب کے لیے بول دی جاے اور یوں کہا جاے کہ

"مولوی اشرفعلی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی اشرفعلی صاحب کی کیا تخصیص، ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"۔

---

(۱)- حفظ الایمان۔ ص:۸، م۔ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی۔ سن طباعت غیر مذکور
ایضا۔ ص:۸، م۔ انتظامی مطبع۔ کانپور۔ سن طباعت غیر مذکور
ایضا۔ ص:۱۱، م۔ دار الکتاب دیوبند۔ سن طباعت غیر مذکور

تو یقیناوہ طرف دار لوگ بھی جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اس میں مولوی اشرفعلی صاحب کی توہین ہے۔ حالاں کہ بالکل وہی عبارت ہے جو اشرفعلی صاحب نے حضور ﷺ کے لیے لکھی ہے، صرف نام کا فرق ہے اور حفظ الایمان کی عبارت کی جس قدر تاویلیں کی گئی ہیں وہ سب اس میں جاری ہیں مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی توہین ہے۔

مسلمانو! غور کرو جس عبارت میں مولوی اشرفعلی صاحب کی توہین ہو رہی ہو وہی عبارت حضور ﷺ کے لیے بولی جائے تو حضور کی توہین نہ ہو۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ طرف دار لوگ اپنے نزدیک حضور کا مرتبہ مولوی اشرفعلی صاحب کے برابر بھی نہیں مانتے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جس بات میں تھانوی صاحب کی توہین ہو اس میں حضور ﷺ کی توہین نہ ہو۔

غضب ہے!

حیرت ہے!

اس طرف داری کی کوئی انتہا ہے؟ نبی کے مقابلے میں تھانوی جی کی ایسی کھلی طرف داری!

بوقت صبح شود ہمچوں روز معلومت * کہ باکے باختہ عشق در شب دیجور

مگر مولوی اشرفعلی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کی توہین ہے۔ اسی وجہ سے آج تک علمائے اہل سنت کے مقابلے میں مناظرہ کے لیے آنے کی بھی تاب نہ لا سکے۔ شخصیت پرستی کے نشہ میں توبہ بھی میسر نہ ہوئی۔ عقیدت مند لوگ ان کی طرف داری میں کچھ اچھلے کودے مگر اس مقدمہ میں جان ہی نہیں۔ کریں تو کیا کریں، اس لیے جہاں جاتے ہیں ذلیل ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں حفظ الایمان کی اس عبارت کا توہین ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کی طرف داری میں جو کچھ کہا جائے گا وہ کفر کی حمایت ہے اور کفر کی حمایت میں سوائے ذلت و رسوائی کے اور کیا ہو سکتا ہے؟ مولیٰ تعالیٰ توبہ کی توفیق دے۔ آمین۔

نبی سے برتری کا دعویٰ

سوال:۳۹- کیا علمائے دیوبند کے نزدیک امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب: ہاں، علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے کہ امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے بلکہ بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا بانی (نام نہاد) مدرسہ دیوبند مولوی قاسم صاحب نانوتوی

تحریر فرماتے ہیں:

"انبیا اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"

حوالہ: تحذیر الناس۔ ص:۵۔(۱)

فائدہ: مسلمانوں! یہ ہے عقیدہ علماے دیوبند کا کہ عمل میں نبی کو امتی پر کوئی فضیلت نہیں مانتے۔ عمل میں امتی کو نبی کے برابر کرتے ہیں بلکہ بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے علم میں فضیلت دی تھی مگر تھانوی صاحب نے اسے بھی اڑادیا۔ کہ ایسا علم تو پاگلوں جانوروں کو بھی ہے۔

۲۲ آیت قرانیہ کا یک لخت انکار

سوال:۳۰- علماے دیوبند کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا علم زیادہ یا شیطان کا، حضور کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا شیطان علیہ اللعن کا؟

جواب: علماے دیوبند کے نزدیک حضور ﷺ کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور حضور ﷺ کی وسعت علم کے لیے ان کے نزدیک کوئی نص قطعی نہیں چنانچہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل، محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

حوالہ: براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی، ص:۵۱۔(۲)

---

(۱)- تحذیر الناس، م: قاسم نانوتوی، ص:۵، م: کتب خانہ اعزایہ دیوبند، سن طباعت غیر مذکور
ایضا، ص:۵، م: مکتبہ صدیقی بریلی، باہتمام مولوی محمد منیر
(۲) -البراہین القاطعہ، م: خلیل احمد انبیٹھوی، ص:۵۱، م: کتب خانہ اعزازیہ دیوبند،

....

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے علمائے دیوبند نے ساری زمین کا علم حضور ﷺ کے لیے شرک تو کہا مگر اسی شرک کو شیطان کے لیے نہایت خوشی کے ساتھ نص سے ثابت مانا۔ شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور ﷺ سے ایسی عداوت۔ اسی عداوت نے تو عقل کو رخصت کر دیا۔ یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ حضور کے لیے جس علم کا ثابت کرنا شرک ہے وہ شیطان کے لیے کیسے ایمان ہو سکتا ہے اور وہ بھی نص سے یعنی قرآن و حدیث سے!

کہیں قرآن و حدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے؟ یہ شیطان سے عقیدت مندی ہے کہ اس کے علم حضور ﷺ کے علم سے بڑھا دیا۔

مسلمانو!

انصاف کرو!

اور بلا رعایت کہو!

کیا اس میں حضور کی توہین نہیں ہے؟

ہے اور ضرور ہے اور اگر کوئی طرف دار شخصیت پرست نہ مانے تو اسی کو کہو کہ ،او علم میں شیطان کے برابر! یا تیرا فلاں مولوی علم میں شیطان کے برابر ہے۔ دیکھو! جامے سے باہر ہو جائے گا، حالاں کہ اس کو برابر ہی کہا ہے اور اگر کسی دیوبندی مولوی کو شیطان کے مقابل گھٹا دیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک نوبت پہنچے۔

مسلمانو!

شریعت مطہرہ کا حکم ہے کہ جس نے مخلوق کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے علم میں زیادہ کہا، وہ شخص کافر ہے۔ شفا شریف کی شرح نسیم الریاض میں فرمایا:

"من قال فلان اعلم منه ﷺ فقد عاب و نقصه فهو ساب"[1]

ایضا، ص:۵۱، مشتہر: مولوی محمد یحییٰ اجر کتب سہارنپور،

ایضا، ص:۵۵، م: دار الاشاعت کراچی، ۱۹۸۷ء،

ایضا، ص:۱۲۲، م: کتب خانہ امدادیہ دیوبند،

(۱)- وقد قال فی نسیم الریاض کما تقدم من قال فلان اعلم منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ....

ترجمہ: جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی ﷺ سے زیادہ علم ہے اس نے حضور ﷺ کو عیب لگایا اور حضور ﷺ کی تنقیص کی، وہ حضور ﷺ کو گالی دیتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ اس میں نبی ﷺ کی سخت توہین ہے، پھر اس کے کفر میں کیا شبہ ہے۔

فائدہ: مولوی مرتضی حسن در بھنگی نے اس کفری عبارت کہ تاویل میں یہ کہا کہ اس عبارت میں جو حضور کے لئے وسعت علم شرک بتائی ہے اور جس علم کی نفی کی ہے وہ علم ذاتی ہے اور ذاتی علم حضور کے لیے ثابت کرنا شرک ہے۔

مگر افسوس کفر کی حمایت میں ان کی عقل ہی رخصت ہوگئی۔ یہ بھی نہ سمجھے کہ علم ذاتی کی نفی کا بہانہ تو اس وقت ہو سکتا تھا جب ان کے خصم حضور ﷺ کے لیے علم ذاتی ثابت کرتے۔ جب مقابل علم عطائی ثابت کر رہا ہے تو ذاتی کی نفی کرنا یقینا مجنوں کی بڑ ہوگی اور مولوی خلیل احمد صاحب پاگل ٹھہریں گے۔

نیز براہین قاطعہ کی یہ کفری عبارت پکار کر کہ رہی ہے کہ جس قسم کا علم شیطان کے لیے ثابت مانا ہے، اسی قسم کے علم کی حضور سے نفی کی ہے لہٰذا، اگر حضور ﷺ سے علم ذاتی کی نفی کی ہے تو یقینا شیطان کے لیے علم ذاتی مانا جو کھلا ہوا شرک ہے۔ اس میں مولوی خلیل صاحب مشرک ٹھہریں گے۔ غرض کہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے براہین قاطعہ کی اس عبارت میں حضور سے ذاتی کی نفی بتاکر براہین کے مصنف و مصدق کو مجنوں و مشرک بنا دیا۔ یہ حضور ﷺ کی توہین کا وبال ہے کہ طرف داری کی جاتی ہے تب بھی مجنوں یا پاگل ضرور ٹھہرتے ہیں۔

خداوند تعالیٰ توبہ کی توفیق دے کہ کفر کی حمایت سے توبہ کریں اور حضور ﷺ کے مرتبہ کو پہچانیں اور جانیں کہ حضور ﷺ کے مقابلے میں کسی کی طرف داری کام نہ آئے گی۔

فائدہ: مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے سارے انبیا علیہم السلام کو عمل میں گھٹایا اور امتیوں کو عمل میں بڑھایا جیسا کہ سوال نمبر ۳۰ر کے جواب میں گزرا، اور مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب نے حضور ﷺ سے علم میں شیطان کو بڑھایا جس کا ثبوت

فقد عابه و نقصه فهو ساب والحكم فيه حكم الساب من غير فرق لا نستثنى منه صورة وهٰذا كله اجماع من لدن الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم.

ابھی گزرا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ علمائے دیوبند نے متفق ہوکر انبیا علیہم السلام خصوصا سید الانبیا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو علم اور عمل دونوں فضیلتوں میں امتی اور شیطان سے گھٹایا ہے۔

مسلمانو!

آنکھیں کھولو!

انصاف کرو!

علمائے دیوبند کی حقیقت پہچانو!

اگر تم اپنے رسول ﷺ، اللہ کے محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہے تو اس پر مطلع ہونے کے بعد ان کے گستاخوں سے بے زاری بے تعلقی اختیار کرو۔

اپنے نبی ﷺ کی ایسی کھلی ہوئی توہین کرنے والے سے تعلق رکھنا، یا اس کو اچھا کہنے والوں، اس کو ماننے والوں سے علاقہ باقی رکھنا امتی کا کام نہیں ہوسکتا۔ تمہیں فیصلہ کرو کہ اتنی کھلی توہین کے بعد بھی ایمانی غیرت نہ آئے اور گستاخ کی طرف داری اور حمایت میں بے جا تاویلیں کی جائیں تو کیا نبی ﷺ سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے؟ واقعی ایسے گستاخ کی طرف داری نبی کی دشمنی اور نبی کا مقابلہ ہے۔ العیاذ باللہ.

برادران اسلام سے مخلصانہ گذارش

از: جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مرادابادی علیہ الرحمۃ والرضوان

برادران اسلام!

پیارے بھائیو! دنیا چند روزہ ہے اس کی راحت و مصیبت سب فنا ہونے والی ہے یہاں کی دوستی اور دشمنی ختم ہونے والی ہے۔ دنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی کام آنے والا نہیں بعد مرنے کے صرف خدا اور اس کے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہی کام آنے والے ہیں۔ سفر آخرت کی پہلی منزل قبر ہے۔ اس میں منکر نکیر آکر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اسی کے ساتھ نبی کریم رؤف و رحیم جناب محمد رسول اللہ

ﷺ کے متعلق مردے سے دریافت کرتے ہیں "ماتقول فی حق ھٰذا الرجل" یعنی حضور کی طرف اشارہ کرکے پوچھتے ہیں کہ ان کی شان میں کیا کہتا ہے؟ اگر اس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ سے عقیدت و محبت ہے تو جواب دیتا ہے "یہ تو ہمارے آقا و مولیٰ اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں ان پر تو ہماری عزت و آبرو و جان و مال سب قربان، اس شخص کے لیے نجات ہے اور اگر حضور ﷺ سے ذرہ برابر کدورت ہے، دل میں آپ کی عظمت و محبت نہیں ہے، جواب نہیں دے سکے گا یہی کہے گا "میں نہیں جانتا لوگ جو کہتے تھے میں بھی کہتا تھا" اس پر سخت عذاب اور ذلت کی مار ہے۔ العیاذ باللہ.

معلوم ہوا حضور ﷺ کی محبت مدار ایمان و مدار نجات ہے مگر یہ تو ہر مسلمان بڑے زور سے دعوی کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم حضور ﷺ سے محبت رکھتے ہیں، آپ ﷺ کی عظمت ہمارے دل میں ہے لیکن دعوی کے لیے دلیل چاہیے اور ہر کامیابی کے لیے امتحان ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی محبت کا دعوی کرنے والوں کا یہ امتحان ہے جن لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں ان سے اپنا تعلق قطع کریں۔ ایسے لوگوں سے نفرت اور بیزاری ظاہر کریں۔ اگرچہ وہ ماں باپ اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔ بڑے بڑے سے بڑے مولانا، پیر یا استاذ ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن جب انہوں نے حضور کی شان میں بے ادبی کی تو ایمان والے کا ان سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص ان بے ادبیوں پر مطلع ہوجانے کے بعد پھر بھی ان کی عزت، ان کا احترام کرے اور اپنی رشتہ داری یا ان کی شخصیت یا ان کی مولویت کے لحاظ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے وہ شخص اس امتحان میں ناکامیاب ہے اس شخص کو حقیقۃ حضور ﷺ محبت نہیں صرف زبانی دعوی ہے اگر حضور کی محبت اور آپ کی سچی عظمت ہوتی تو ایسے لوگوں کی عزت و عظمت اور ان سے میل و محبت کے کیا معنیٰ؟

خوب یاد رکھو! پیر اور استاذ، مولوی اور عالم کی جو عزت و وقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضور ﷺ سے تعلق اور نسبت رکھنے ولا ہے مگر جب اس نے حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی پھر اس کی کیسی عزت؟ اور اس سے کیسا تعلق؟ اس نے تو حضور ﷺ سے اپنا تعلق قطع کرلیا پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیوں کر باقی رکھے گا۔

اے مسلمان! تیرا فرض ہے کہ اپنے آقا و مولا محبوب خدا ﷺ کی عزت و عظمت پر مر مٹے ،ان کی محبت میں اپنا جان و مال، عزت و آبرو قربان کرنے کو اپنا ایمانی فرض سمجھے اور ان کے چاہنے والوں سے محبت اور ان کے دشمنوں سے عداوت لازمی اور ضروری جانے۔

غور کر!

کسی کے باپ کو گالی دی جاے اور بیٹے کو سن کر حرارت نہ آے تو وہ صحیح معنی میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سن کر خاموش ہو جاے اس گستاخ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے تو یہ امتی بھی یقیناً صحیح معنی میں امتی نہیں ہے۔ بلکہ ایک زبانی دعوی کرتا ہے جو ہر گز قابل قبول نہیں۔

اس رسالہ میں بعض لوگوں کے اقوال گستاخانہ ضمناً آگیے ہیں مسلمان ٹھنڈے دل سے پڑھیں! اور فیصلہ کریں! اور اپنی صداقت ایمانی کے ساتھ انصاف کریں کہ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو کیا تعلق رکھنا چاہیے؟

بلا رعایت اور بغیر طرف داری کے کہنا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ اگر کسی شخصیت و مولویت کا لحاظ کرتے ہوے اس کی رعایت کی تو نبی کریم ﷺ کا مقابلہ ہے نبی کے مقابلہ میں نبی کے گستاخ کی طرف داری اور رعایت تمھارے کام نہیں آسکتی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیدنا محمد و آله و اصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین.

خاکسار: عبدالعزیز

خادم الطلبہ: مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یو، پی)

----* * * * *----

مصادر و مراجع

نمبر شمار	اسماے کتب	مصنف	مطبع
۱	فتاویٰ رشیدیہ	رشید احمد گنگوہی	ایم۔ایس پبلشر دیوبند
	// //	// //	کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
	// //	// //	دارالاشاعت کراچی پاکستان
	// //	// //	مکتبہ تھانوی دیوبند ۱۹۸۷ء
۲	اشرف السوانح	خواجہ عزیزالحسن مجذوب	ادارہ تالیفات رشیدیہ مظفر نگر یو۔پی۔
	// //	// //	ادارہ تالیفات رشیدیہ ملتان پاکستان
۳	حفظ الایمان	اشرفعلی تھانوی	کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی
	// //	// //	مکتبہ انتظامی کانپور ۱۹۱۳ء
	// //	// //	دارالکتاب دیوبند

۴	براہین قاطعہ	خلیل احمد انبیٹھوی	مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور
	// //	// //	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند
	// //	// //	کتب خانہ امدادیہ دیوبند
	// //	// //	دارالاشاعت کراچی پاکستان لاہور
۵	تحذیر الناس	قاسم نانوتوی	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند
	// //	// //	مکتبہ صدیقی بریلی
۶	مرثیہ رشید احمد گنگوہی	محمود الحسن	کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
۷	تذکرۃ الرشید	عاشق الٰہی میرٹھی	اشاعت العلوم سہارنپور دیوبند
	// //	// //	امیر المطابع دیوبند
۸	مبشرات دارالعلوم دیوبند	انوار الحسن ہاشمی	کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
۹	ارواح ثلاثہ	اشرفعلی تھانوی	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند قدیم
	// //	// //	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند جدید
	// //	// //	مکتبہ تھانوی دیوبند
	// //	// //	مکتبہ عمر فاروق کراچی
۱۰	تقویۃ الایمان	اسماعیل دہلوی	ناشر فرم عبد الغنی چاندنی چوک دہلی
	// // انگلش	// //	دار السلام سعودی
۱۱	بہشتی یور	اشرفعلی تھانوی	توصیف پبلشر
	// //	// //	مکتبہ تھانوی دیوبند
	// //	// //	اسلامک بک سروس ایڈیشن
۱۲	تحفہ لاثانی	عبد الشکور	عمدۃ المطابع پریس لکھنؤ
۱۳	فاران کا توحید نمبر	ایڈیٹر ماہر القادری دیوبندی	دفتر فاران کمبل اسٹریٹ کراچی
۱۴	شریعت یا جہالت	ملا پالن حقانی	ربانی بکڈپو
۱۵	صراط مستقیم فارسی	اسماعیل دہلوی	المکتبۃ السلفیہ لاہور
	// //	// //	دار لکتاب دیوبند
	// //	// //	کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی
	رد المحتار	امام ابن عابدین شامی	کتب خانہ زکریہ دیوبند

نوٹ: مزید نسخوں کا اضافہ اگلے ایڈیشن میں کیا جائے گا۔ إن شاء الله.

———— * * * * * ————

سنی دیوبندی اختلاف کا منصفانہ جائزہ
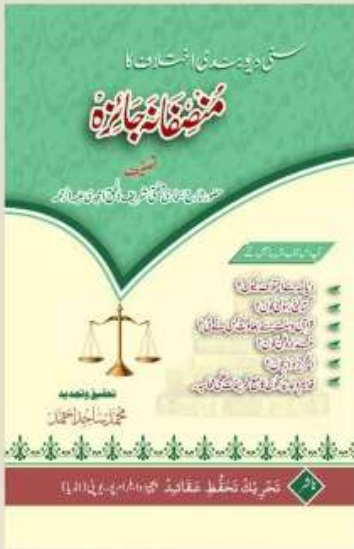
آپ اس کتاب میں پڑھیں گے۔

- دیابنہ سے اختلاف کیوں؟
- گستاخ رسول کون؟
- قرآن وسنت سے بغاوت کس نے کی؟
- غدار وطن کون؟
- انگریز نواز کون؟
- قدیم وجدید نسخوں کا مع تحریفات علمی محاسبہ
- نجدی عین اسلام "تقویت الایمان" کا تقریبا 15 سے زائد نسخوں کا موازنہ اور خیانتوں کا علمی محاسبہ

Publisher
TAHREEK TAHEFFUZ-E-AQAID
Pachpedwa, Balrampur U.P. (India)
E-mail : tahreektahaffuzeaqaid786@gmail.com